فہرست موضوعات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	1 - 2
۲۔	قانون شراکت مجریہ ۱۹۳۲ء کے تحت فرم کی رجسٹریشن کا طریقہ کار	3 - 6
۳۔	زخمی اشخاص کی طبی امداد کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء	7 - 9
۴۔	خطرناک پتنگ بازی کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۱ء (پنجاب)	10 - 11
۵۔	فیصلہ سے قبل قرقی	12 - 13
۶۔	املاک کی چوری سے متعلق جرائم	14 - 16
۷۔	سازش مجرمانہ اور اسکی سزا	17 - 18
۸۔	فرم کو ختم کرنے کے طریقے	19 - 21
۹۔	کمپنی کے قانونی مشیر کا تقرر	22
۱۰۔	دستاویزات کی رجسٹریشن کا طریقہ کار	23 - 24
۱۱۔	وصیت نامہ اور اس کے اندراج کا طریقہ کار	25 - 26
۱۲۔	اجرائے ڈگری میں جائیداد کی قرقی	27 - 29
۱۳۔	امن عامہ کے خلاف جرائم	30 - 31
۱۴۔	قابل بیع دستاویزات میں رقم کی وصولی کا ضابطہ	32 - 33
۱۵۔	الیکشن سے متعلق جرائم	34 - 37
۱۶۔	شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۰ء	38 - 39
۱۷۔	پولیس کے حفاظتی اقدامات	40 - 41
۱۸۔	استغاثہ	42 - 43
۱۹۔	دوران سماعت مقدمہ ملزم کی بریت	44 - 45
۲۰۔	قانون بیع اشیاء مجریہ ۱۹۳۰ء کے تحت بائع و مشتری کی ذمہ داریاں	46 - 47

۲۱۔	صوبہ پنجاب میں ضلع ناظم اور اس کے اختیارات	48 - 49
۲۲۔	مال کا بے جا تصرف	50 - 52
۲۳۔	استحصال بالجبر	53 - 54
۲۴۔	سرقہ بالجبر	55 - 56
۲۵۔	سپریم کورٹ کا اپنے فیصلے پر نظرثانی کا اختیار	57 - 58
۲۶۔	حلف کا قانون و طریقہ کار	59
۲۷۔	یونانی، ایورویدک اور ہومیوپیتھک پیشہ ور معالجوں کی رجسٹریشن، استحقاقات اور ذمہ داریاں	60 - 61
۲۸۔	ہرجانہ بذریعہ عدالت اور اس کا حصول	62 - 64
۲۹۔	کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی غرض سے پبلک سرونٹ کو غلط معلومات فراہم کرنے اور پبلک سرونٹ کو نقصان پہنچانے کی دھمکی کی صورت میں سزا	65 - 66
۳۰۔	لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۱۹۷۲ء کے پیراگراف ۲۲، ۲۳، ۲۴ پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے تناظر میں	67 - 71
۳۱۔	سروس ٹربیونلز ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کی دفعہ ۲(اے) کے بارے میں عدالت عظمیٰ کا فیصلہ	72 - 73
۳۲۔	قانون فہمی سے متعلق شائع شدہ و تکمیل طلب موضوعات کی فہرست (Annexure-I)	74 - 89
۳۳۔	شائع شدہ رپورٹوں کی فہرست (Annexure-II)	90 - 94

قانون شراکت مجریہ ۱۹۳۲ء کے تحت فرم کی رجسٹریشن کا طریقہ کار

جب دو یا دو سے زائد اشخاص آپس میں شراکتی تعلق میں داخل ہو جائیں تو وہ اجتماعی طور پر فرم کہلائیں گے۔

وضاحت:۔ شراکت سے مراد دو یا دو سے زائد افراد کے درمیان ایسا کاروباری تعلق ہے جس کے تحت شراکت دار شراکتی کاروبار کا نفع وصول کرنے پر متفق ہوتے ہیں اور کاروبار شراکت، شراکت دار مشترکہ طور پر یا تمام شراکت داروں کی طرف سے کوئی ایک نامزد شراکت دار چلائے گا۔

شراکتی کاروبار کے لئے کم از کم دو افراد کا اکٹھ ہونا ضروری ہے۔

فرم کی رجسٹریشن کے لئے درخواست: قانون شراکت مجریہ ۱۹۳۲ء کی دفعہ ۵۸ کے تحت درج ذیل اصولوں کی روشنی میں فرم کو رجسٹرڈ کروایا جا سکتا ہے۔

۱۔ فرم کی رجسٹریشن کسی بھی وقت مہیا کردہ درخواست فارم کو مکمل طور پر پُر کر کے بذریعہ ڈاک یا اس علاقے کے رجسٹرار کے پاس جا کر، جہاں پر فرم کا کاروبار یا فرم کا دفتر واقع ہو یا جہاں پر فرم کا بنایا جانا زیر تجویز ہو کروائی جا سکتی ہے۔ اس تمام عمل کے لئے رجسٹریشن کی فیس کا ادا کیا جانا ضروری ہے اور درخواست فارم کے ساتھ درج ذیل امور کا بیان کیا جانا ضروری ہے۔

- ا۔ فرم کا نام
- ب۔ جگہ جہاں پر فرم کا جزوی یا کلی کاروبار کیا جاتا ہے۔
- ج۔ دوسری جگہوں کے نام جہاں پر فرم کا کاروبار شروع کیا جاتا ہے۔
- د۔ تمام حصہ داروں کی فرم میں شمولیت کی تاریخ
- ر۔ تمام حصہ داروں کے مکمل نام، کوائف اور مستقل پتہ جات
- ف۔ فرم کے قائم رہنے کا دورانیہ

درج بالا بیان تمام حصہ داروں کی طرف سے دستخط کیا جائے گا یا ان کے اتارنی / ایجنٹ جو اس کام کے لئے حصہ داروں کی طرف سے نامزد کئے گئے ہوں، دستخط کریں گے۔

۲۔ جو بھی شخص بیان کو دستخط کرے گا وہ اس بیان کو متعین شدہ طریقہ کار کے مطابق تصدیق بھی کرے گا۔

۳۔ کوئی بھی فرم مندرجہ ذیل نام نہیں رکھ سکتی۔

"گورنمنٹ" "جناح" "قائداعظم" یا کوئی ایسا لفظ جس سے ایسا مفہوم لیا جا سکتا ہو کہ فرم وفاقی یا صوبائی حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہے ماسوائے اس کے کہ جب صوبائی حکومت نے اپنی طرف سے کوئی ایسا تحریری حکم دیا ہو کہ کوئی فرم ایسا نام استعمال کر سکتی ہے۔

۳ الف: کوئی بھی فرم اقوام متحدہ یا اس کے مختلف یا اس کے ذیلی اداروں کا نام استعمال نہیں کرے گی الا یہ کہ اقوام متحدہ (U.N) کے سیکرٹری جنرل کی طرف سے تحریری اجازت نامہ جاری کیا گیا ہو۔

۳ ب: کوئی بھی فرم ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) یا اس کے مختلف کو استعمال نہیں کرے گی الا یہ کہ اس کے ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے تحریری اجازت نامہ جاری کیا گیا ہو۔

۳ ج: کوئی بھی فرم کوئی ایسا نام استعمال نہیں کرے گی جس کے استعمال پر صوبائی حکومت نے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی قسم کی ناپسندیدگی ظاہر کی ہو۔

بشرطیکہ یہ ہے کہ اگر کسی لفظ کے استعمال پر صوبائی حکومت نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہو اور وہ ناپسندیدہ لفظ کسی فرم کے نام کا حصہ ہو تو فرم اس لفظ کو اپنے نام سے ایک مہینے کے اندر ختم کر کے رجسٹرار کو اطلاع کرے گی۔

دفعہ ۵۸ کی وسعت اور تشریح: ۱۔ اس دفعہ کے تحت فرم کی رجسٹریشن متعلقہ ایریا کے رجسٹرار کے پاس یا فرم کا جہاں کاروبار واقع ہے، اس جگہ کے رجسٹرار کے پاس درخواست بھیج کر کروائی جا سکتی ہے یا جہاں پر فرم کا کاروبار شروع کیا جانا زیر تجویز ہے، وہاں پر رجسٹریشن کروائی جا سکتی ہے۔ رجسٹریشن کی کارروائی مہیا کردہ مخصوص فارم پر ہو گی۔

۲۔ سیکشن ۵۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت بیان کردہ طریقہ کار واضح کرتا ہے کہ کوئی بھی فرم اپنی شراکت کے دورانیہ میں کسی بھی وقت اپنے علاقہ کے رجسٹرار کو جہاں فرم کا کاروبار ہو رہا ہے یا شروع کرنا زیر تجویز ہے یا جہاں پر فرم کا صدر دفتر واقع ہے، رجسٹرڈ کروائی جا سکتی ہے۔ رجسٹریشن کے لئے درخواست بذریعہ ڈاک یا ذاتی طور پر رجسٹرار کے دفتر میں جا کر دی جائے گی۔ یہ دفعہ واضح کرتی ہے کہ رجسٹریشن کی درخواست کے لئے اور اس پر عمل درآمد کے لئے مخصوص فارم پر درخواست دی جائے گی اور جس میں درج ذیل تفصیلات مہیا کی جائیں گی۔

(i) فرم کا نام۔

(ii) فرم کے کاروبار کرنے کی جگہ یا اگر ایک سے زائد جگہیں فرم کے کاروبار کے لئے ہوں ان کی تفصیل اور پھر فرم کا ذیلی دفتر یا صدر دفتر جہاں واقع ہوگا

(iii) کسی اور دوسری جگہ کا نام جہاں پر فرم کا کاروبار چلایا جاتا ہے یا شروع کیا جاتا ہے

(iv) ہر شراکت دار کی فرم میں آنے کی تاریخ

(v) ہر شراکت دار کا پورا نام اور مستقل پتہ جات

(vi) فرم کے کاروبار کرنے کا عرصہ یا فرم کے قائم رہنے کی میعاد مثال کے طور پر یہ کہ شراکت 10 سال کے لئے ہے یا 5 سال کے لئے یا شراکت دار جب چاہیں گے تو شراکت کو ختم کر دیا جائے گا اور فرم کا کاروبار بند کر دیا جائے گا۔

۳۔ ذیلی دفعہ (۲) ایک ایسا طریقہ کار متعین کرتی ہے جس کے تحت ہر شراکت دار درخواست برائے رجسٹریشن کو دستخط کرنے کا پابند ہوتا ہے یا اس کی طرف سے نامزد اتھارٹی ہو کہ بالخصوص اس ضمن میں مقرر کیا گیا ہوگا۔ اگر کوئی شراکت دار یا بغیر نامزدگی کے کوئی شخص رجسٹریشن کی درخواست دستخط یا تصدیق کر دیتا ہے تو رجسٹریشن کی درخواست درست تصور نہیں کی جائے گی۔ قانونی طور پر اس درخواست کو صحیح اس وقت تصور کیا جائے گا جب درخواست کے قانونی لوازمات پورے ہوں گے اور مکمل درخواست پر کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ کوئی درخواست ایک نامزد اتھارٹی/ایجنٹ کے سوا کوئی دوسرا شخص دستخط یا تصدیق نہیں کر سکتا۔

۴۔ ذیلی دفعہ (۳) میں ان ناموں کی وضاحت اور تفصیل دی گئی ہے جن کو عام طور پر کوئی بھی فرم اختیار نہیں کر سکتی اور اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ کب کوئی فرم نام کے ناپسندیدہ حصے کو ختم کرے گی اور اس کے لئے کیا طریقہ کار ہو گا۔

فرم کی رجسٹریشن کا رائج طریقہ کار:

۱۔ رجسٹریشن کے لئے دیا جانے والا درخواست فارم مکمل کرنے کے بعد شراکت داروں اور گواہان سے تصدیق کرایا جائے۔

۲۔ شراکت نامہ کے لئے صوبائی یا وفاقی حکومت کی طرف سے مشتہر شدہ مالیت کے اسٹام پیپر پر شراکت نامہ تحریر کروایا جائے جس پر تمام حصہ داروں یا شراکت داروں اور گواہان کے دستخط معہ مکمل کوائف کے درج ہوں اور شراکت نامہ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی درخواست فارم کے ساتھ منسلک کی جائے۔

۳۔ مبلغ ایک سو روپیہ رجسٹریشن فیس بذریعہ چالان فارم بحق رجسٹرار (متعلقہ ضلع) کے ہیڈ آف اکاؤنٹ نمبر میں نیشنل بینک آف پاکستان یا سٹیٹ بینک آف پاکستان کی کسی بھی نامزد برانچ میں جمع کروا کر چالان فارم کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

۴۔ تمام حصہ داروں کے شناختی کارڈوں کی تصدیق شدہ فوٹو کاپیاں درخواست فارم کے ساتھ منسلک کی جائیں۔

۵۔ فرم کے ہیڈ آفس کا ثبوت اگر کرایہ پر ہے تو مصدقہ کرایہ نامہ کی فوٹو کاپی اور اگر ذاتی ہے تو ملکیت کے ثبوت کی تصدیق شدہ فوٹو کاپیاں درخواست فارم کے ساتھ منسلک کی جائیں۔

۶۔ اگر حصہ داران کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ان کی طرف سے درخواست جمع کروائے گا تو اس کے لئے لازم ہو گا کہ حصہ دار یا حصہ داروں کی طرف سے اسٹام پیپر پر تحریر شدہ پاور آف اٹارنی اور اپنے شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ منسلک کرے۔ وکلاء حضرات اپنا وکالت نامہ منسلک کریں۔

۷۔ مکمل شدہ درخواست فارم بمعہ دیگر کاغذات کے متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر یا اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر شعبہ رجسٹریشن آف فرمز کو ذاتی طور پر یا بذریعہ اٹارنی جمع کروائیں۔

۸۔ درخواست مکمل ہونے کی صورت میں شراکت ایکٹ ۱۹۳۲ء کے تحت رجسٹریشن کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ نامکمل درخواست پر کارروائی نہیں ہوگی۔

رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ: دفعہ ۵۹ کے تحت رجسٹرار ہر طرح سے درخواست فارم کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اور یہ تسلی کر لینے کے بعد کہ دفعہ ۵۸ کی ضروریات مکمل طور پر پوری ہوگئی ہیں اپنے رجسٹر میں درخواست بمع کوائف کے درج کرے گا اور بیان کو فائل کرے گا۔ وصول شدہ مکمل درخواست فارم اور دفعہ ۵۹ کی کارروائی کے بعد رجسٹرار رجسٹریشن آف فرم پنجاب (رولز) مجریہ ۱۹۳۲ء کے رول (a)۹ کے تحت رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ جس کو عرف عام میں سرٹیفکیٹ آف ایکنالجمنٹ یا فارم "C" کہا جاتا ہے، جاری کرے گا۔

رجسٹریشن کے اثرات: ۱۔ یہ کہ ایک رجسٹرڈ فرم کو یا اس کے شراکت دار کو کسی قسم کی خلاف ورزی معاہدہ پر فریق مقدمہ بنایا جا سکتا ہے اور اس کے خلاف یعنی کہ رجسٹرڈ فرم کے خلاف مقدمہ یا دعویٰ کیا جا سکتا ہے جبکہ غیر رجسٹرڈ فرم میں ایسی صورتحال نہیں ہے کیونکہ اس کا قانونی وجود نہیں ہوتا۔

۲۔ ایک رجسٹرڈ فرم کسی قانونی عذر کی بنا پر کسی قسم کا دعویٰ یا مقدمہ کسی دوسرے فریق پر نہیں کر سکتی ہے اور غیر رجسٹرڈ فرم کو ایسا کوئی استحقاق حاصل نہیں ہوتا کیونکہ قانون غیر رجسٹرڈ فرم کو پہچان نہیں دیتا۔

وضاحتیں:

۱۔ ہر ضلع میں الگ الگ رجسٹرار برائے رجسٹریشن آف فرم کا دفتر موجود ہے۔

۲۔ فرم کی رجسٹریشن لازمی نہیں ہے، بلکہ اختیاری ہے۔

۳۔ دفعہ ۵۸ فرم کی رجسٹریشن کی کارروائی کے لئے ہے اور یہ دفعہ شراکت کے معاملات پر لاگو نہیں ہوگی۔

زخمی اشخاص کی طبی امداد کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء

جب کوئی شخص کسی حادثہ لڑائی جھگڑا یا کسی قسم کے حملہ سے زخمی ہو جائے تو اس کی فوری طبی امداد سے قبل قانونی لوازمات کی تکمیل سے زخمی کے علاج معالجہ میں نہ صرف تاخیر واقع ہو جاتی تھی بلکہ قیمتی جانیں بھی ضائع ہو جاتی تھیں۔

اس تناظر میں یہ ضروری ہو گیا تھا کہ ہنگامی صورتحال میں زخمی شخص کے علاج معالجہ طبی امداد یا اس کی جان بچانے کیلئے ایسے اصول وقوانین وضع کئے جائیں جن پر عمل پیرا ہو کر اس زخمی شخص کو ضروری طبی امداد دی جا سکے جس کے لئے حکومت نے زخمی اشخاص کی طبی امداد کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء (Injured Persons Medical Aid Act 2004) نافذ کیا ہے۔

زخمی شخص کا علاج ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا: اس قانون کی دفعہ ۳ کی رو سے جب کوئی زخمی شخص ہسپتال لایا جائے گا، اس کو فوری طور پر اور بغیر کسی تاخیر کے طبی امداد دی جائے گی اور قانونی ضابطے کی کارروائی وغیرہ بعد میں پوری کی جائے گی اور زخمی شخص کا علاج ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا۔ دفعہ ۴ کے تحت کوئی پولیس افسر ہسپتال کے انچارج کی تحریری اجازت کے بغیر زخمی سے بغرض تفتیش پوچھ گچھ نہیں کرے گا اور ہسپتال کا انچارج اسوقت تک ایسی اجازت نہیں دے گا جب تک وہ یہ ضروری نہ سمجھے کہ زخمی کے زیر علاج رہنے کے دوران تفتیش میں زیادہ تاخیر ہو جائیگی۔ جبکہ دفعہ ۵ کے تحت کسی زخمی شخص کو اگر ہنگامی طور پر علاج معالجے کی ضرورت ہو تو معالج ڈاکٹر کیلئے رشتہ داروں کی اجازت کا انتظار کرنا ضروری نہیں ہے۔

زخمی شخص کی دوسرے ہسپتال میں منتقلی: دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی زخمی شخص کو ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں منتقل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ صحتیاب نہ ہو جائے۔ اگر زخمی شخص کے لئے کسی قسم کا علاج ایک ہسپتال میں دستیاب نہ ہو تو زخمی شخص کو دوسرے ہسپتال میں منتقل کیا جا سکتا ہے لیکن بوقت منتقلی زخمی کا علاج کرنے والا ہسپتال کا ڈاکٹر زخمی کی تشخیص کردہ حالت کو متعلقہ کاغذات پر درج کرے گا اور درج شدہ تفصیلات کے کاغذات زخمی کو وصول کرنے والے ہسپتال کے ڈاکٹر کے حوالے کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) میں بیان ہوا ہے کہ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت زخمی سے متعلق ریکارڈ حوالے اور وصول کرنے والے دونوں ہسپتال محفوظ تحویل میں رکھیں گے اور ہسپتال کا انچارج اس بات کو یقینی بنائے گا کہ محفوظ تحویل میں رکھا گیا ریکارڈ ضائع یا خراب نہ ہو۔ مزید برآں یہ دفعہ اس عمل پر بھی پابندی عائد کرتی ہے کہ کسی بھی زخمی شخص کو حوالے کرنے

والے ہسپتال کے ڈاکٹر کی معیت کے بغیر کسی دوسرے ہسپتال میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔

ہسپتالوں کو مشتہر کرنا: دفعہ ۷ کے تحت حکومت سرکاری جریدہ میں اطلاعِ عام کے لئے ایسے ہسپتالوں کو مشتہر کرے گی جن کے پاس مریضوں کے لئے وافر سہولتیں مثلاً بستر وغیرہ دستیاب ہوں اور جن میں ہنگامی صورتحال میں زخمیوں کے علاج معالجے کے لئے دیگر مناسب سہولتیں بھی موجود ہوں۔

اگر کسی علاقے کے سرکاری ہسپتال میں متذکرہ بالا سہولتیں موجود نہیں ہیں تو اس قانون کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے حکومت ایک ایسے نجی مرکزِ صحت کو مشتہر کر سکتی ہے جس میں متذکرہ بالا سہولتیں دستیاب ہوں چاہے وہ کسی بھی حکومت کی طرف سے قائم کیا گیا ہو۔

زخمی شخص کو پولیس سٹیشن نہیں لایا جا سکتا: دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق کسی بھی صورت حال میں زخمی شخص کو ضروری طبی امداد اور علاج معالجے کے بغیر پولیس سٹیشن نہیں لایا جا سکتا۔ اسی طرح ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق پولیس افسر پابند ہے کہ وہ کسی قسم کے قانونی ضابطہ کی تکمیل سے پہلے اس بات کا یقین کر لے کہ اس قانون کے مطابق زخمی شخص کا ہسپتال میں علاج کروا دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ پولیس افسر ڈاکٹر پر کسی بھی لحاظ سے اثر انداز ہو کر زخمی شخص کے زخم وغیرہ کے متعلق ڈاکٹر کی پیشہ وارانہ رائے نہیں لے سکتا۔

زخمی شخص کو ہسپتال میں لانے والے فرد کو تنگ نہیں کیا جائے گا: دفعہ ۹ میں ایسے شخص کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے جو کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کسی زخمی شخص، بالخصوص ٹریفک حادثات میں زخمی شخص کی مدد کرتے ہوئے اس کو ہسپتال میں لاتا ہے۔ ایسے شخص کو کسی بھی طرح تنگ نہیں کیا جائے گا بلکہ ایسے شخص کو عزت دی جائے گی اور اس کی اس کوشش کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ زخمی شخص کو ہسپتال لانے والے شخص کے مکمل کوائف مثلاً نام پتہ وغیرہ ہسپتال میں درج کروانے اور اس کے قومی شناختی کارڈ کی کاپی حاصل کرنے کے بعد اسے جانے کی اجازت ہوگی اور اگر اس کے پاس قومی شناختی کارڈ کی کاپی نہ ہو تو وہ تین دن کے اندر قومی شناختی کارڈ کی کاپی مہیا کرے گا یا کسی اور طریقہ سے ہسپتال کے انچارج کو مطمئن کرے گا۔

دفعہ ہذا کی رو سے کسی ایسے شخص کو ہسپتال سے جانے کی اجازت نہ ہوگی جو کہ قانونی طور پر اس شخص کو زخمی کرنے کا ذمہ دار ہے یا کسی لحاظ سے اس پر قانوناً کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

آگاہی مہم: قانون ہذا کی دفعہ ۱۰ میں یہ رہنما اصول دیا گیا ہے کہ حکومتی ادارے ایسی آگاہی مہم چلائیں گے جس کے تحت عوام الناس طبی پیشہ ور اور پولیس وغیرہ اس قانون کے ضابطوں سے آگاہ ہو سکیں۔

خلاف ورزی کی سزا: دفعہ ۱۱ میں بیان کیا گیا ہے کہ قانون ہذا یا اس کے کسی ضابطہ کی خلاف ورزی پر ۲ سال تک کی قید یا جرمانہ جو کہ دس ہزار سے کم نہ ہوگا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں جو اس سزا کے علاوہ ہوگی جو کسی دیگر قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے ایسے مجرم کو دی جا سکتی ہے۔

مزید برآں کوئی عدالت کسی جرم میں سزا یافتہ ڈاکٹر کے لئے میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کو ہدایت کر سکتی ہے کہ وہ سزا یافتہ ڈاکٹر کی رجسٹریشن کو منسوخ کر دے۔

خطرناک پتنگ بازی کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۱ء (پنجاب)

خطرناک نوعیت کی پتنگ بازی اور اس کے مشاغل سے انسانی زندگی کو لاحق خطرے سے محفوظ رکھنے، لوگوں کی ذاتی اور حکومتی املاک کو نقصانات سے بچانے اور اس کے ذریعے ہونے والے حادثات کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے خطرناک پتنگ بازی کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۱ء (پنجاب) (Punjab Prohibition of Dangerous Kite Flying Activities Ordinance 2001) نافذ کیا ہے۔

خطرناک پتنگ بازی کیا ہے؟ قانون ہذا کی دفعہ۲ کی رو سے خطرناک پتنگ بازی سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دھاتی تار یا تندی وغیرہ جیسی کسی چیز سے کسی جگہ مثلاً گلی، محلہ، سڑک، چھت وغیرہ پر پتنگ اڑائے۔ یہ خطرناک پتنگ بازی کہلائے گی۔

قابل دست اندازی پولیس اور نا قابل ضمانت جرائم: دفعہ۳ کے تحت خطرناک پتنگ بازی کا جرم نا قابل ضمانت اور قابل دست اندازی پولیس ہے لیکن اگر کوئی جرم ایسا ہے جس پر کوئی دوسرا قانون بھی لاگو ہوتا ہو تو اس صورت میں قانون ہذا کی کوئی دفعہ لاگو نہیں ہوگی۔ خطرناک پتنگ بازی کے ملزمان کے مقدمات کی سرسری سماعت کرکے انہیں سزا دی جائے گی۔

خلاف ورزی کی سزا: قانون ہذا کی دفعہ۳ کے تحت خطرناک نوعیت کی پتنگ بازی کرنے پر ۳ ماہ تک قید یا پندرہ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

پولیس کا بغیر وارنٹ کے ملزم کی گرفتاری، ضبطگی، تلاشی اور گھر میں داخل ہونے کا اختیار:
محکمہ پولیس کا سب انسپکٹر یا اس سے اعلیٰ عہدے کا پولیس افسر، متعلقہ حلقہ یونین ناظم اور حکومت کے گریڈ ۱۷ یا اس سے اعلیٰ افسر کی معیت میں گھر یا کسی دوسری جگہ پر خطرناک پتنگ بازی کے ملزم کی گرفتاری یا دیگر قانونی کارروائی کے لئے داخل ہو سکتا ہے لیکن لازم ہے کہ اگر کسی خاتون ملزمہ کی گرفتاری وغیرہ کا معاملہ ہو یا گھر کے اندر خواتین ہوں تو کسی خاتون کونسلر یا زنانہ پولیس کا ملزمہ کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ مگر اس کارروائی کے ضمن میں صوبائی حکومت یا ضلع ناظم کی طرف سے خصوصی یا عمومی حکم نامہ کا اجراء ضروری ہے۔ مزید یہ کہ خطرناک پتنگ بازی کے ملزمان کے خلاف پولیس افسر درج ذیل کارروائیاں عمل میں لا سکتا ہے۔

ا۔ دفعہ۳ کے تحت ہونے والے جرائم کے ملزمان کو بغیر وارنٹ کے گرفتار کر سکتا ہے۔

ب۔ کسی جگہ کی تلاشی لے سکتا ہے اور اس غرض سے ضروری معاونت حاصل کر سکتا ہے اور پولیس فورس بھی استعمال کر سکتا ہے۔

ج۔ کسی ایسی شے کو قبضہ میں لے سکتا ہے یا ضبط کر سکتا ہے جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ وہ خطرناک پتنگ بازی کے لیے استعمال ہو سکتی ہے یا اس کو ان مشاغل میں استعمال کیا جا سکتا ہو۔

ملزم کو اپیل کا حق: دفعہ ۷ کے تحت جوڈیشل مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف اپیل سیشن جج کو کی جائے گی اور سیشن جج کی عدالت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

فیصلہ سے قبل قرقی

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کا باب ۶ عدالت کو ضمنی کارروائیاں کرنے کا اختیار دیتا ہے اور دفعہ ۹۴ کی شق (بی) اور شق (ای) کے تحت عدالت فیصلہ صادر کرنے سے قبل مدعا علیہ کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قرقی (Attachment) کا حکم دے سکتی ہے تاکہ مدعا علیہ دوران سماعت مقدمہ اپنی جائیداد کی ہیئت میں تبدیلی اور اس کی بیع وغیرہ سے باز رہے اور مدعی کے اظہار حق (Claims) کو تحفظ ملے۔ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۹۴ کی شق (بی) کے تحت اگر عدالت انصاف کے حصول کے لئے مناسب سمجھے تو وہ مدعا علیہ کی ملکیتی جائیداد کے متعلق مدعا علیہ سے عدالت کی تسلی کے لئے ضمانت جمع کرانے اور حکم عدالت کی تعمیل کے لئے عدالت میں ضمانت نامہ داخل کرانے یا حکم صادر کرنے سے پہلے مدعا علیہ کی ملکیتی جائیداد کی قرقی کا حکم صادر کر سکتی ہے۔ مزید کارروائی کرتے ہوئے عدالت ایسے احکامات جاری کرنے میں مجاز ہے جس سے انصاف کے حصول میں آسانی اور سہولت ہو یا جو انصاف کے لئے ضروری ہوں۔

ضابطہ ہذا کی دفعہ ۹۵ میں مدعا علیہ کے اثاثہ جات کی غیر مناسب قرقی (Attachment) کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر مدعا علیہ کے اثاثہ جات کی قرقی وغیرہ دفعہ ۹۴ کے تحت کی گئی ہو اور قرقی کی کارروائی کے لئے دی گئی وجوہات (Grounds) ناکافی (Insufficient) ہوں تو مدعا علیہ عدالت کو درخواست دے کر اپنے اثاثہ جات کو واگزار کروا سکتا ہے اور عدالت مجاز ہے کہ وہ بغیر معقول وجہ کے دائر کئے گئے مقدمے اور قرقی کی کارروائی سے مدعا علیہ کو ہونے والے نقصان پر مدعا علیہ کو مبلغ دس ہزار روپے تک کا ہرجانہ دلوائے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر ۳۸ میں دیگر تفصیلات دی گئی ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ دوران سماعت مقدمہ عدالت کو بذریعہ داخل بیان حلفی منجانب مدعی یا دیگر ذرائع سے اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ مدعا علیہ اپنی ملکیتی جائیداد کے خلاف ہونے والی ڈگری کے اجراء میں تاخیر (Obstruct) کی نیت سے متعلقہ جائیداد میں جزوی یا کلی طور پر تبدیلی یا علیحدگی کرنے لگا ہے یا مذکورہ جائیداد کو کسی طرح عدالت کے اختیار سماعت کی حدود سے باہر لے جانے کی کوشش کر رہا ہے یا خود وہ ملکیت چھوڑنا چاہتا ہے تو عدالت مدعا علیہ کو حکم دے کر پابند کر سکتی ہے کہ وہ عدالت کی طرف سے دیئے گئے عرصہ کے دوران وضع شدہ رقم کی اور اپنی ضمانت فراہم کرے تاکہ ڈگری کے اجراء کے لئے مطلوبہ رقم کی ضمانت مہیا ہو سکے اور وہ ملک بھی نہ چھوڑ پائے۔ مدعی اپنی طرف سے عدالت کو فیصلہ سے قبل قرقی کروانے والی جائیداد کی تفصیلات فراہم کرتا ہے کہ وہ کس جائیداد کی قرقی چاہتا ہے اور ڈگری ہونے والی رقم کا تخمینہ عدالت کو دیتا ہے

ماسوائے اس کے کہ اگر عدالت کی طرف سے کوئی دیگر حکم دیا گیا ہو۔ عدالت قانون ہذا کے تحت جائیداد کی کلی یا جزوی قرقی کی بابت شرطیہ ہدایات دے سکتی ہے۔

اگر مدعا علیہ عدالت کی طرف سے دیئے گئے عرصہ میں عدالت کی تسلی کے لئے طلب کردہ ضمانت وغیرہ داخل نہ کر سکے تو عدالت مجاز ہے کہ وہ درخواست میں درج شدہ جائیداد کو اجرائے ڈگری کی تسلی کے لئے کافی جانتے ہوئے قرقی کرے مگر مدعا علیہ کی طرف سے ضمانت وغیرہ کے ادخال پر عدالت قرقی وغیرہ کی کارروائی کالعدم کر سکتی ہے۔ قانون ہذا کے تحت قرقی کی کارروائی کے لئے اگر دیگر شرائط دی گئی ہوں تو قرقی کی کارروائی بعد از ادخال تسلی بخش ضمانت کے یا دعویٰ خارج ہونے پر مدعا علیہ جائیداد قرق شدہ کو واگزار کروا سکتا ہے۔ عدالت فیصلہ سے قبل (Before Judgment) قرق ہونے والی جائیداد کو بعد از ادخال تسلی بخش ضمانت بمعہ خرچ یا اگر مقدمہ خارج ہو جائے تو قرقی ختم کر دے گی مزید یہ کہ قبل از ڈگری قرقی کی کارروائی اجراء ڈگری کی کارروائی کے شکل ہوتی ہے۔

املاک کی چوری سے متعلق جرائم

عام طور پر کسی دوسرے شخص کی ملکیتی منقولہ جائیداد مثلاً نقدی، زیورات، وغیرہ کو اس کے مالک کی مرضی اور اس کے علم میں لائے بغیر، بددیانتی سے لے لینا، چوری کہلاتا ہے۔ پاکستان میں نافذ شدہ قوانین کے مطابق چوری کا جرم دو طرح کا ہو سکتا ہے، ایک وہ جس کے ارتکاب پر حد کا نفاذ ہو سکتا ہے اور دوسرا وہ جس کے ارتکاب پر تعزیری سزا دی جا سکتی ہے۔ اگر چوری کے جرم پر حد کا نفاذ ہوتا ہو تو مجرم کو سزا "جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء" کے مطابق دی جاتی ہے اور اگر چوری کے جرم پر حد کا نفاذ نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں مجرم کو مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کے مطابق تعزیری سزا دی جاتی ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعات ۳۷۸ تا ۳۸۲ میں چوری (سرقہ) سے متعلق جرائم کی تفصیل، تشریح اور تعزیری سزاؤں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چوری کی تعریف: مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۷۸ کے مطابق جو کوئی، بددیانتی سے، منقولہ مال، کسی شخص کے قبضہ سے اس کی رضامندی کے بغیر اس منقولہ مال کو حاصل کرنے کیلئے حرکت دے، تو کہا جائے گا کہ اس نے چوری (سرقہ) کا ارتکاب کیا ہے۔

وضاحتیں:

وضاحت ۱: جب تک کوئی شے زمین سے پیوستہ رہے اور وہ منقولہ مال بھی نہ ہو، تو وہ چوری کے ضمن میں نہیں آئے گی لیکن جیسے ہی وہ شے زمین سے جدا کی جائے گی تو اس وقت وہ شے چوری کے ضمن میں آ سکتی ہے۔

وضاحت ۲: کسی شے کو زمین سے جدا کرنے کے عمل میں اگر اس شے کی جگہ تبدیل ہو جائے تو ایسی تبدیلی چوری کے ضمن میں آ سکتی ہے۔

وضاحت ۳: کسی شخص کا کسی شے کو حرکت دینے کے ساتھ ساتھ کسی رکاوٹ کو ہٹا کر، جو کہ اسے حرکت کرنے سے روکتی ہو یا اسے کسی دیگر شے سے الگ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ درحقیقت اسے حرکت دی گئی ہو۔

وضاحت ۴: جب کوئی شخص کسی جانور کو کسی بھی ذریعہ سے حرکت دے، تو یہ کہا جائے کہ اس نے جانور کو حرکت دی ہے اور اس شے کو حرکت دینا کہلائے گا جو کہ ایسی پیدا کردہ حرکت کے نتیجے میں اس جانور کے ساتھ حرکت میں آئے۔

وضاحت۵: چوری کی مندرجہ بالا تعریف میں رضامندی صریح یا معنوی ہوسکتی ہے اور یہ یا تو اس شخص کی طرف سے دی جاسکتی ہے جو کہ قبضہ رکھتا ہو یا کسی شخص کی طرف سے جسے اس مقصد کیلئے صریح یا معنوی اختیار حاصل ہو۔

مثالیں:

۱۔ مثلاً اگر الف، ب کی زمین سے اس نیت سے درخت کاٹے کہ اسے ب کے قبضہ میں سے ب کی رضامندی کے بغیر بددیانتی سے لے جائے، جونہی الف درخت کو اس طرح لے جانے کیلئے کاٹے گا تو وہ چوری (سرقہ) کا ارتکاب کرے گا۔

۲۔ الف، ب کے گھر میں موجود میز پر ایک انگوٹھی پاتا ہے جو کہ ب کے قبضے میں ہے اور اگر الف انگوٹھی بددیانتی سے وہاں سے اٹھالیتا ہے تو الف نے چوری کا ارتکاب کیا ہے۔

۳۔ الف نے ب کی بیوی سے خیرات مانگی اور اس نے الف کو روپے، کھانا اور کپڑے دے دیئے اور الف یہ بات جانتا ہے کہ یہ ب کے شوہر کا مال ہے یہاں اس بات کا امکان ہے کہ الف یہ سمجھے کہ ب کی بیوی خیرات کرنے کی مجاز ہے اور اگر الف کا یہی تاثر تھا تو الف نے چوری کا ارتکاب نہیں کیا۔

چوری کی سزا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۹ کے مطابق جو کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی تین سال تک کی قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

رہائشی مکان وغیرہ میں چوری: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۰ کے مطابق جو کوئی کسی عمارت، خیمے یا کشتی میں جو عمارت، خیمہ یا کشتی کسی انسانی رہائش یا مال کی حفاظت کرنے کے کام آتی ہو، میں چوری کا ارتکاب کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سات سال تک کی قید اور جرمانے کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

کلرک یا ملازم کا مالک کے مقبوضہ مال کی چوری کرنا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۱ کے مطابق جو کوئی بطور کلرک یا ملازم کے کسی ایسے مال کی چوری کرے جو اس کے مالک یا مقرر کرنے والے کے قبضہ میں ہو تو ایسے شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سات سال تک کی قید اور جرمانے کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

موٹر کار یا دوسری گاڑیوں کا چوری کرنا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ 381 A کے مطابق اگر کوئی شخص موٹر کار یا دوسری گاڑیوں جن میں موٹر سائیکل، سکوٹر اور ٹریکٹر شامل ہیں، چوری کا ارتکاب کرے تو ایسے شخص کو

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سات سال تک کی قید اور جرمانہ جو کہ چوری شدہ مال کی مالیت سے زائد نہ ہو، کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

وضاحت: نیوب ویل پر نصب شدہ بجلی کی موٹر یا ٹرانسفارمر کی چوری بھی دفعہ ہذا کے مفہوم میں سمجھی جائے گی۔

چوری کے ارتکاب کیلئے کسی کو ہلاک یا زخمی کرنا، یا مزاحمت کی تیاری کے بعد چوری کرنا :

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۲ کے مطابق جو کوئی کسی کو ہلاک یا زخمی یا مزاحمت کرنے یا موت کے خوف یا زخمی یا مزاحمت کے خوف میں مبتلا کرنے کی تیاری کرتا ہے، تاکہ وہ چوری کر سکے یا چوری کر کے بھاگ جائے یا چوری شدہ مال کو اپنے پاس رکھ سکے تو ایسے شخص کو دس سال تک کی قید سخت اور جرمانے کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

سازشِ مجرمانہ اور اس کی سزا

سازشِ مجرمانہ کی تعریف: دو یا دو سے زائد اشخاص کا آپس میں ایسا گٹھ جوڑ یا اتفاق جس سے وہ کوئی غیر قانونی فعل سرانجام دیں یا ایسا فعل جو غیر قانونی تو نہیں مگر حصول مقصد کیلئے غیر قانونی ذرائع اختیار کریں، سازشِ مجرمانہ کہلاتا ہے۔

تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 120 A کے تحت سازشِ مجرمانہ (criminal conspiracy) سے مراد یہ ہے کہ جب دو یا دو سے زائد اشخاص آپس میں باہم راضی ہوں کہ:

(1) وہ کوئی غیر قانونی فعل: یا

(2) کوئی فعل جو ناجائز نہیں مگر ناجائز طریقے سے کرنے پر تیار ہو جائیں تو ایسے گٹھ جوڑ یا اتفاق کو سازشِ مجرمانہ کہیں گے:

بشرطیکہ کوئی بھی گٹھ جوڑ یا اتفاق سوائے ایسے گٹھ جوڑ یا اتفاق کے جو کسی جرم کے ارتکاب کیلئے ہو، سازشِ مجرمانہ نہ سمجھا جائے گا جب تک کہ ایک یا زیادہ شریک معاہدہ افراد، گٹھ جوڑ یا اتفاق کی مطابقت میں کوئی فعل سرانجام نہ دیں اور اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ غیر قانونی فعل کی انجام دہی اصل مقصود تھی یا کہ ضمنی طور پر غیر قانونی فعل سرانجام پایا ہے۔

سپریم کورٹ کے ایک فیصلے میں یہ تشریح کی گئی ہے کہ سازشِ مجرمانہ کا ارتکاب اسی وقت ہو جاتا ہے جب گٹھ جوڑ یا اتفاق عمل میں آتا ہے اور جرم کا ارتکاب اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ ایسا گٹھ جوڑ یا اتفاق جاری رہے۔ تاہم سازشِ مجرمانہ دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے مابین محض نیت نہیں ہے بلکہ یہ دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے مابین کسی ناجائز فعل یا جائز فعل کو ناجائز طریقہ سے سرانجام دینے کا اقرار ہے۔ جب تک ایسا منصوبہ صرف نیت تک محدود رہتا ہے یہ مورد الزام نہیں ہوگا۔ مزید یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ایسے اقرار کو کسی خاص شکل یا طریقہ سے ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں صرف اتنا کافی ہے کہ فریقین کے درمیان افہام و تفہیم ہو کہ وہ کوئی غیر قانونی فعل سرانجام دیں یا کوئی فعل جو ناجائز نہیں مگر ناجائز طریقہ سے کرنے پر راضی ہوں۔ مزید یہ کہ سازشِ مجرمانہ اعانت (abetment) کی ایک شکل ہے۔

سازش مجرمانہ کی سزا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ B 120 میں سازش مجرمانہ کی سزا (punishment of criminal conspiracy) دی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ذیلی دفعہ (1) کے مطابق جب کوئی شخص ایسے جرم کو سرانجام دینے کی سازش مجرمانہ کا فریق ہوتا ہے جس کی سزا موت، عمر قید یا دو سال یا زیادہ مدت کی قید سخت ہو یا تعزیرات پاکستان میں ایسی سازش مجرمانہ کیلئے کوئی واضح حکم نہ دیا گیا ہو تو ایسے مجرم کو ایسے طریقے سے سزا دی جائے گی گویا اس نے ایسے جرم کی اعانت کی تھی۔

۲۔ ذیلی دفعہ (2) کے مطابق جب کوئی شخص کسی ایسی سازش مجرمانہ کا فریق ہو جو مذکورہ بالا کسی جرم کے سرانجام دینے کی سازش مجرمانہ کے علاوہ ہو تو ایسے مجرم کو ہر دو قسم کی قید، جس کی میعاد چھ ماہ سے زائد ہو یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

فرم کو ختم کرنے کے طریقے

شراکت داری کے قانون مجریہ ۱۹۳۲ء کے تحت فرم کو رجسٹر کروا کر اس کو قانونی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے تاکہ فرم کے کاروباری معاملات کو بہتر طریقے سے چلایا جا سکے۔ دفعہ ۳۹ کے مطابق فرم کے خاتمہ (dissolution of firm) سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ فرم کے شراکت داروں کے درمیان جاری شراکت داری کو تمام شراکت داروں کی طرف سے ختم کر دیا جائے، قانون ہذا کی دفعہ ۴۰ تا دفعہ ۴۴ میں فرم کو ختم کرنے (dissolution) کی وجوہات (grounds) اور طریقہ کار دیا گیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فرم کو باقاعدہ معاہدہ کے تحت ختم کرنا:

دفعہ ۴۰ کے تحت کسی فرم کو اس کے تمام شراکت داروں کی آزادانہ مرضی سے ختم کیا جا سکتا ہے یا شراکت داروں کے درمیان ہونے والے معاہدہ کی رو سے بھی فرم کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

فرم کا لازمی خاتمہ:

دفعہ ۴۱ کے تحت دی گئی صورتوں میں فرم لازماً ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی ایسی صورتوں میں جب تمام شراکت داروں یا ایک کے سوا تمام شراکت داروں کو دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو یا لاگو ہونے والے قانون میں کوئی تبدیلی آ جائے اور فرم کے کاروبار کو غیر قانونی قرار دیا جائے مثلاً گندم کی تجارت پر حکومت کی طرف سے پابندی لگا دی جائے، وغیرہ، لیکن اگر فرم ایک سے زائد کاروبار کرتی ہے تو اس کے باقی کاروبار پر اس شرط کا اطلاق نہیں ہوتا اسلئے فرم کا دوسرا کاروبار جاری رہے گا۔ مزید یہ کہ اگر کوئی کاروبار شراکت داروں کیلئے اپنی شراکت داری میں چلانا غیر قانونی ہو جائے تو اس وجہ سے بھی فرم ختم ہو جاتی ہے۔

فرم کا متعین واقعات کے وقوع پذیر ہونے پر خاتمہ:

دفعہ ۴۲ میں مندرج متعین واقعات کے وقوع پذیر ہونے پر فرم کو ختم کر دیا جاتا ہے تاہم یہ خاتمہ شراکت داروں کے درمیان معاہدے کے مطابق ہوگا۔ کسی فرم کو ایک مخصوص مدت کیلئے قائم کیا گیا ہو اور متعین شدہ مدت ختم ہو جائے مثلاً اگر ایک فرم کو تین سال کیلئے قائم کیا گیا ہو تو مذکورہ فرم تین سال کے بعد ختم ہو جائے گی یا اگر فرم کو کسی مخصوص کام کی انجام دہی تک کیلئے قائم کیا جائے اور مذکورہ کام یا منصوبہ مکمل ہو جائے، کوئی شراکت دار فوت ہو جائے یا کسی شراکت دار کو بذریعہ عدالت دیوالیہ قرار دے دیا جائے تو فرم کو ایسے واقعات کے وقوع پذیر ہونے پر ختم کیا جا سکتا ہے۔

بذریعہ نوٹس فرم کا خاتمہ:

دفعہ ۴۳ کے مطابق اگر فرم کا خاتمہ کسی شراکت دار کی مرضی پر موقوف ہو اور کوئی شراکت دار دوسرے تمام شراکت داروں کو اس کے خاتمہ کیلئے تحریری نوٹس دے کہ وہ فرم کو ختم کرنا چاہتا ہے تو فرم کو اس تاریخ سے ختم سمجھا جائے گا جس کا اندراج نوٹس میں کر دیا گیا ہو اور اگر تاریخ وغیرہ کا اندراج نوٹس میں نہ کیا گیا ہو تو اس دن سے فرم کو ختم تصور کیا جائے گا جس دن فرم کے خاتمہ کے نوٹس کی ترسیل کی جائے۔

عدالت کے ذریعہ فرم کا خاتمہ:

دفعہ ۴۴ کے مطابق اگر کسی شراکت دار کی طرف سے عدالت میں فرم کے خاتمہ کیلئے دعویٰ دائر کیا جائے تو عدالت مندرجہ ذیل بنیادوں پر فرم کو ختم کر سکتی ہے۔

ا۔ یہ کہ اگر کوئی شراکت دار ذہنی طور پر معذور ہو جائے اور فرم کے خاتمہ کیلئے مذکورہ معذور شراکت دار کے کسی قریبی شخص (next friend) نے فرم کے خاتمہ کیلئے دعویٰ دائر کیا ہو۔

ب۔ یہ کہ شراکت دار جس نے دعویٰ دائر کیا ہو، اس کے علاوہ کوئی دوسرا شراکت دار فرم سے متعلقہ فرائض کی ادائیگی سے کسی بناء پر مکمل طور معذور ہو گیا ہو۔

ج۔ یہ کہ اگر اس شراکت دار کے علاوہ جس نے دعویٰ دائر کیا ہو، کسی دوسرے شراکت دار کا کردار اس طرح کا ہو جائے کہ جس سے فرم یا فرم کا کاروبار متاثر ہو رہا ہو۔

د۔ یہ کہ اگر، کوئی شراکت دار مسلسل کاروباری خلاف ورزی اور وعدہ خلافی کرے یا فرم کے معاملات کو اس طرح چلائے کہ عام طور پر کاروباری اصول و طریقہ کار کے منافی ہوں۔

س۔ یہ کہ اگر، اس شراکت دار کے علاوہ جس نے دعویٰ دائر کیا ہے، کوئی دوسرا شراکت دار ارادتا یا متواتر فرم کے انتظامی امور سے متعلقہ معاہدہ کی اس طرح خلاف ورزی کرے جس کی بناء پر دوسرے شراکت داروں کیلئے شراکتی کاروبار جاری رکھنا ممکن نہ ہو۔

ش۔ یہ کہ اگر، اس شراکت دار کے علاوہ جس نے دعویٰ دائر کیا ہے، کسی دوسرے حصہ دار نے فرم میں سے اپنی شراکت کسی تیسرے فریق کو منتقل کی ہو یا کسی دیگر مقصد مثلاً مالیہ کی وصولی وغیرہ کیلئے استعمال کرنے کی اجازت دی ہو۔

ص۔ یہ کہ فرم کو مزید نقصان پر نہ چلایا جا سکتا ہو یا کسی دیگر مضبوط وجہ کی بنیاد پر عدالت فرم کو ختم کر سکتی ہے۔

فرم کے خاتمہ کے بعد شراکت داروں کی ذمہ داری:

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر عدالت کسی فرم کو ختم کر سکتی ہے لیکن دفعہ ۴۵ کے مطابق جب تک باقاعدہ طور پر فرم کے خاتمہ کیلئے نوٹس جاری نہیں کیا جاتا فرم کے کسی بھی شراکت دار کا کوئی عمل فرم کی طرف سے ہونے والا عمل ہی سمجھا جاتا ہے۔ تاہم ریٹائر ہونے والے، وفات پانے والے یا دیوالیہ قرار پانے والے شراکت دار پر، یا ایسا شراکت دار جس کو فرم کے ساتھ معاملہ کرنے والا شخص نہیں جانتا کہ وہ شراکت دار ہے، پر فرم کے خاتمہ کیلئے نوٹس جاری کرنے کی شرط لاگو نہیں ہوتی۔

کمپنی کے قانونی مشیر کا تقرر

کمپنی کے قانونی مشیر کے تقرر کے قانون (The Companies Appointment of Legal Advisers Act, 1974) کے تحت کمپنی کے قائم ہونے کے فوراً بعد اور اس کے کاروبار کے شروع ہونے سے پہلے کمپنی کیلئے قانونی مشیر (legal adviser) کا مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ قانون ہذا میں قانونی مشیر مقرر کرنے کے متعلق تفصیلات دی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

قانونی مشیر کا تقرر: ہر کمپنی اپنے معاملات کی قانون کے مطابق سرانجام دہی کیلئے قانونی رائے یا مشورہ لینے کیلئے کم از کم ایک قانونی مشیر معاوضہ پر مقرر کرتی ہے۔ قانونی مشیر ایسا شخص ہوتا ہے جو کہ وکالت کے پیشے اور بار کونسل کے قانون (Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973) کے تحت " وکیل" (advocate) ہوتا ہے اور وکیل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو قانونی مشیر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ قانونی مشیر کیلئے کم از کم ماہانہ مشاہرہ مقرر کیا گیا ہے۔ بیک وقت ایک وکیل کو تین سے زائد کمپنیوں کی قانونی مشاورت کیلئے مقرر نہیں کیا جا سکتا ہے اور وکلاء کی فرم میں شریک وکلاء کیلئے فی کس تین مشاورت سے زائد کیلئے تقرر نہیں کیا جا سکتا۔

قانونی مشیر کے تقرر کے رولز مجریہ ۱۹۷۵ء (The Companies Appointment of Legal Advisers Rules, 1975) کے مطابق ہر کمپنی ایک رجسٹر میں قانونی مشیر سے متعلقہ تفصیلات مثلاً نام، پتہ، مشاہرہ، تاریخ تقرر وغیرہ کا اندراج کرتی ہے اور قانونی مشیر اپنی طرف سے کمپنی کی مشاورت کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر کمپنی قانونی مشیر کے تقرر کے پندرہ دن کے اندر اندر رجسٹرار سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کو اطلاع کرے گی اور قانونی مشیر کی بابت دیگر تفصیلات مثلاً نام، پتہ، ماہانہ مشاہرہ وغیرہ مہیا کرنے کی پابند ہوگی۔

سزا و ضابطہ کار: اگر کوئی کمپنی قانون ہذا کے مطابق عمل نہیں کرتی تو ہر ایک ڈائریکٹر، مینجر یا کوئی دیگر آفیسر جو کہ کمپنی کے معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے کو تین ماہ تک قید محض یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ الا یہ کہ وہ یہ ثابت کردے کہ قانون ہذا یا اس سے متعلقہ ذیلی رولز کی خلاف ورزی اس کے علم میں معاملات کو لائے بغیر ہوئی ہے یا اس نے قانون ہذا کی پیروی کیلئے راست اقدامات کئے ہیں۔

دستاویزات کی رجسٹریشن کا طریقہ کار

دستاویزات کی رجسٹریشن کے قانون مجریہ ۱۹۰۸ (The Registration Act XVI of 1908) کا بنیادی مقصد منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے باہمی لین دین اور ان سے متعلقہ مندرجات کو درج کر کے معاملات (Transactions) کو قانونی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

دستاویزات کی رجسٹریشن کے قانون کے تحت قابلِ رجسٹریشن دستاویزات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں اولاً لازمی رجسٹر کی جانے والی دستاویزات اور دوئم ایسی دستاویزات جن کی رجسٹریشن لازمی نہیں یا ایسی دستاویزات جن کی رجسٹریشن اختیاری ہے، شامل ہیں۔ قانون ہذا کی دفعہ ۱۷ کے تحت درج ذیل دستاویزات کی رجسٹریشن کروانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

(i) غیر منقولہ جائیداد کا بطور تحفہ دینے کی دستاویز

(ii) تمام غیر حلفیہ دستاویزات جن کی رو سے کسی وقت کسی دوسرے کا ایک سو روپے سے زائد حق غیر منقولہ جائیداد میں بن جائے۔

(iii) تمام غیر حلفیہ دستاویزات جن کی بنا پر کسی شخص کا کوئی حق بنتا ہو۔

(iv) رہن نامہ جن کی تکمیل کی مدت ایک سال یا اس سے زائد ہوگی یا ایک سال سے زائد وصول ہونے والا کرایہ۔

(v) غیر حلفیہ دستاویزات جن کی رو سے کسی دوسرے کو کوئی حق منتقل کیا جائے۔

(vi) مختار نامہ عام و خاص اگر جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہبہ یا وقف یا فروخت کے لئے دیا گیا ہو۔

ایسے لین دین جن میں نیلام شدہ جائیداد کی خریداری کی رسیدات، شیئرز کے لین دین، سرکاری عطیات یا سرکاری بخشش وغیرہ کے معاملات ہوں ان کی رجسٹریشن دفعہ ۱۷ کے تحت بھی لازمی نہیں ہے۔ قانون ہذا کی دفعہ ۱۸ کے تحت ایسی تمام دستاویزات کو رجسٹر کروایا جا سکتا ہے جن کا دفعہ ۱۷ میں تذکرہ نہیں کیا گیا اور ان دستاویزات کی رجسٹریشن اختیاری (Optional) ہوتی ہے۔ مثلاً قانون کے تحت معاہدہ بیع کی رجسٹریشن لازمی نہیں ہے۔ تاہم لاء اینڈ جسٹس کمیشن نے فراڈ اور دھوکہ دہی کے معاملات کو روکنے کے لئے معاہدہ بیع کو لازمی طور پر رجسٹرڈ کرنے کی سفارش کی ہے۔

قانون ہذا کی دفعہ ۴۷ کے تحت رجسٹرڈ شدہ دستاویز اس وقت سے نافذ العمل ہوتی ہے جو وقت اس کے نافذ

ہونے کے لئے دیا گیا ہو۔ اگر دستاویز کی رجسٹریشن لازمی نہیں ہے تو دستاویز کو دیئے گئے وقت کے اندر ہی نافذ العمل سمجھا جاتا ہے۔ قانون ہذا کی دفعہ ۴۹ کے تحت لازمی رجسٹر ہونے والی دستاویزات کی عدم رجسٹریشن کی صورت میں حال یا مستقبل میں ایسی غیر رجسٹر شدہ دستاویز کی رو سے کسی قسم کا کوئی حق وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تاوقتیکہ ایسی دستاویز کو رجسٹر نہ کروالیا جائے۔

رجسٹریشن کے لئے رجسٹرار کو پیش کی جانے والی دستاویزات کو مروجہ مقامی اور آسان زبان میں تحریر ہونا چاہیے بصورت دیگر ان کے تراجم (Translations) کی صحیح کاپی دستاویزات کے ساتھ منسلک ہونی چاہئیں وگرنہ رجسٹرار اس کو درج کرنے سے انکار کرسکتا ہے۔ رجسٹریشن کے لئے پیش کی جانے والی دستاویزات کے لئے لازمی ہے کہ ان کے مندرجات کا بیان دستاویز میں تفصیلاً آیا ہو۔ تحریر شدہ دستاویزات کو ۴ ماہ کے اندر رجسٹریشن کے لئے پیش کرنا ضروری ہے۔ دستاویزات کی رجسٹریشن کے وقت رجسٹریشن کے لئے پیش کرنے پر لین دین کرنے والے فریقین مثلاً فروخت کنندہ، خریدکنندہ، گواہان وغیرہ کی موجودگی لازمی ہوتی ہے۔

رجسٹرار کو رجسٹریشن کے لئے مقررہ میعاد کے اندر پیش کی جانے والی دستاویز میں رجسٹرار ضروری تصدیق مثلاً فریقین، گواہان وغیرہ کی صحیح شناخت فریقین کے دیگر کوائف اور معاملات کی جانچ پڑتال کرنے اور تمام امور کو درست پانے کی صورت میں دستاویز کو رجسٹر کرتا ہے۔ کوائف وغیرہ کی جانچ پڑتال پر صورت حال تسلی بخش نہ ہونے یا کوئی سقم موجود ہونے پر رجسٹرار دستاویز کو رجسٹر نہیں کرے گا۔

قانون ہذا کی دفعہ ۷۱ کی رو سے رجسٹریشن کے لئے پیش کی جانے والی دستاویزات کو سب رجسٹرار رجسٹر کرنے سے انکار کرسکتا ہے لیکن وہ انکار کرنے کی وجوہات کو ریکارڈ کرنے اور اس کی کاپی متعلقہ شخص کی درخواست پر بغیر تاخیر کے مہیا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ سب رجسٹرار کے انکار کے فیصلے کے خلاف اپیل اس رجسٹرار کو کی جائے گی جس کے ماتحت سب رجسٹرار نے دستاویز کی رجسٹریشن سے انکار کیا ہے۔ اگر رجسٹرار دستاویز کو رجسٹر کرنے کی ہدایات دیتا ہے تو ایسی دستاویز کو سب رجسٹرار جانچ پڑتال کرنے کے بعد ضابطہ کے مطابق رجسٹر کرتا ہے۔

قابل رجسٹریشن دستاویزات کو رجسٹر کروانے کے لئے عموماً اس جگہ پیش کیا جاتا ہے جہاں فریقین کی رہائش ہوتی ہے یا جائیداد غیر منقولہ یا اس کا کوئی حصہ جس ضلع یا تحصیل میں واقع ہو وہاں پر معاملات (Transactions) کو رجسٹر کروایا جاسکتا ہے۔ قانون ہذا کی دفعہ ۸۹ کے تحت ہر دستاویز جو رجسٹریشن کے لئے پیش کی جائے (چاہے وہ قابل رجسٹر ہو یا نہ ہو) کو فریقین ذاتی طور پر رجسٹرار کے پاس پیش ہو کر یا بذریعہ اٹارنی یا بذریعہ ایجنٹ رجسٹریشن کے لئے پیش کرسکتے ہیں۔ عدالتی حکم یا ڈگری (decree) کی صورت میں ڈگری یا ضابطہ کا حامل شخص معاملات کی رجسٹریشن کے لئے تصدیقی کاپی کے ساتھ اس کو رجسٹریشن کے لئے پیش کرسکتا ہے۔

وصیت نامہ اوراس کے اندراج کا طریقہ کار

وصیت سے مراد کسی شخص کے فوت ہونے سے پہلے اسکی آخری ہدایات یا نصیحتیں ہیں جس میں وہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اپنی مرضی کے مطابق ہدایت دیتا ہے۔کوئی بھی مسلمان جو صحیح الدماغ ہو، عاقل و بالغ ہو اپنی جائیداد بذریعہ وصیت منتقل کرسکتا ہے۔ وصیت زبانی اور تحریری دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق دیگر وارثان کی رضامندی کے بغیر کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے، کیونکہ شریعت کا منشاء یہ ہے کہ وصیت کرنے والا شخص اسلامی اصولِ وراثت میں خلل اندازی نہ کرے۔ وصیت کرنے والا شخص اپنی جائیداد کی ایک تہائی تک کسی اجنبی یا غیر وارث کو بذریعہ وصیت دینے کا حق رکھتا ہے۔کسی وارث کے حق میں ہبہ یا لوصیت جائز نہیں جب تک کہ دیگر وارثان ہبہ یا لوصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد وصیت کے متعلق اظہار رضامندی نہ کریں۔

رجسٹریشن ایکٹ مجریہ ۱۹۰۸ء میں وصیت اوراس سے متعلقہ امور کے اندراج کیلئے طریقہ کار دیا گیا ہے۔ قانون ہذا کی دفعہ ۴۰ کے مطابق مدعی یا اس کی موت کے بعد جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ وصیت کے ضمن میں تعمیل کنندہ ہے یا مذکورہ وصیت کی رو سے کوئی دعویٰ وغیرہ کرے تو ضروری ہے کہ ایسی وصیت کو وہ سب رجسٹرار یا رجسٹرار کے پاس اندراج (Registration) کیلئے پیش کرے۔ دفعہ ۴۰ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت فوت ہونے والا شخص، یا جس کے حق میں وصیت کی جائے، قانون کی رو سے مناسب ہے کہ ایسی دستاویزات کو سب رجسٹرار یا رجسٹرار کے پاس رجسٹری یا اندراج کروانے کیلئے پیش کرے۔

وصیت ناموں کا اندراج: وصیت نامہ جسے مدعی یا اظہار ملکیت رکھنے والا یا فوت ہونے والا شخص اندراج کروانے کیلئے پیش کرے تو ایسی دستاویز کا اندراج اسی طریقہ پر کیا جائے گا جیسے کوئی دیگر دستاویز مثلاً بیع نامہ، ہبہ نامہ وغیرہ کا اندراج کیا جاتا ہے۔ وصیت نامہ کو اندراج کیلئے وہی شخص پیش کرنے کا حق رکھتا ہے جس کو ان پر استحقاق یا کوئی حق حاصل ہوتا ہے۔ اندراج کیلئے پیش کرنے پر رجسٹرار یا سب رجسٹرار اپنا اطمینان کر لینے کے بعد ان کو درج کرتا ہے۔ اندراج کرنے والے رجسٹرار یا سب رجسٹرار مندرجہ ذیل امور کے متعلق اپنا اطمینان کرتا ہے۔

۱۔ یہ کہ اندراج کیلئے پیش کی جانے والی وصیت، اجازت نامہ، وصیت کرنے والے یا فوت ہونے والے شخص، جیسی بھی صورت حال ہو، کی جانب سے تحریر کیا گیا ہے۔

ب۔ یہ کہ وصیت کرنے والا شخص فوت ہو چکا ہے۔

ج۔ یہ کہ وہ شخص جو وصیت یا اجازت نامہ اندراج کیلئے پیش کر رہا ہے قانون کے تحت اس کو پیش کرنے کا استحقاق رکھتا ہے۔

وصیت کرنے والا شخص یا اس کا نامزد ایجنٹ وصیت نامہ کی دیگر تفصیلات مثلاً اپنے کوائف وفات کے بعد جس شخص کو مذکورہ وصیت نامہ یا دستاویز حوالہ کرنے وغیرہ جیسی تفصیلات مہیا کر کے اس کو بند لفافے میں رجسٹرار کے پاس رکھوا سکتا ہے۔ ایسے لفافے کو رجسٹرار اپنے رجسٹر میں بمع تفصیلات مثلاً وصیت کرنے والے شخص یا اس کے ایجنٹ کے کوائف، جس کے حق میں وصیت نامہ ہے اس کے کوائف وغیرہ بمعہ وصولی کی تاریخ وغیرہ کے اندراج کے بعد محفوظ صندوق میں سنبھال کر رکھتا ہے۔ وصیت کرنے والا شخص خود یا بذریعہ ایجنٹ کے اپنے محفوظ لفافے کو واپس لے سکتا ہے لیکن واپس کرنے کیلئے رجسٹرار اس بات کی تسلی کرنے کا پابند ہے کہ واپسی کی درخواست وصیت کرنے والے شخص یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے دی گئی ہے۔ وصیت کنندہ کی وفات پر متعلقہ رجسٹرار کو درخواست دی جاتی ہے کہ وہ وصیت کرنے والے شخص کی طرف سے محفوظ رکھا گیا لفافہ کھولے، رجسٹرار وصیت کرنے والے شخص کی وفات کا اطمینان کرنے کے بعد درخواست گذار کے اخراجات پر اس کی نقل درج کرنے کے بعد اس کی موجودگی میں مذکورہ لفافہ کھول کر اس میں محفوظ رکھا ہوا وصیت نامہ مدعی یا اس کے نمائندے کو دے۔

رجسٹرار کے پاس بحفاظت رکھوایا گیا وصیت نامہ، وصیت کرنے والے شخص کی موت کی تصدیق کرنے کے بعد رجسٹرار سول جج یا برابر عہدہ کے منصف کے سامنے کھول کر تحریر کنندہ کو نوٹس جاری کرے یا اس شخص کو نوٹس جاری کرے جو کہ وصیت نامہ کے تحت کوئی فائدہ لے رہا ہو اور اس کو اس امر کی اطلاع کرے کہ وہ مذکورہ وصیت نامہ کو چھ ماہ کے اندر درج کروائے ورنہ مذکورہ دستاویز تلف کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر وصیت نامہ کو مدعی یا دیگر منافع حاصل کرنے والے شخص کی طرف سے رجسٹر نہ کروایا جائے تو رجسٹرار اس کو چھ ماہ کے بعد تلف کر سکتا ہے۔

اجرائے ڈگری میں جائیداد کی قرقی

مجموعہ ضابطہ دیوانی میں قابل قرقی و ناقابل قرقی و نیلامی جائیداد وغیرہ کی الگ الگ تفصیلات دی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ کن کن جائیدادوں، اثاثہ جات وغیرہ کی اجرائے ڈگری کے مقاصد کی تکمیل کیلئے قرقی و نیلامی ہوسکتی ہے۔ ضابطہ ہذا کی دفعہ ۶۰ کے مطابق درج ذیل اثاثہ جات کی قرقی و نیلامی اجرائے ڈگری میں عمل میں لائی جاتی ہے۔

دفعہ ۶۰ کے مطابق قابل قرقی و نیلامی جائیداد اور اثاثہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) ذیلی دفعہ (1) کی رُو سے اراضی، مکانات و دیگر عمارات، اسباب، زرنقد، بینک نوٹ، چیک، بل آف ایکسچینج، ہنڈی، پرامیسری نوٹ، تمسکات، کارپوریشن کا حصہ، دیگر تمام منقولہ و غیر منقولہ قابل فروخت جائیداد جو کہ مدیون ڈگری کی ہو یا ایسی جائیداد سے متعلقہ منافع جس پر مدیون ڈگری کا حق ہو چکا ہے وہ مدیون ڈگری کے نام ہو یا نہ ہو ایسی جائیدادوں کے خلاف اجرائے ڈگری کے مقاصد کیلئے قرقی و نیلامی یا فروخت کی کاروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

تاہم مندرجہ ذیل جائیدادیں اور اثاث جات وغیرہ ناقابل قرقی و نیلامی ہیں۔

(1) تفصیلات کے مطابق پہننے کے کپڑے، ضروری کپڑے، کھانے پکانے کے برتن، گھریلو ساز و سامان مثلاً بستر وغیرہ، مدیون ڈگری کی بیوی اور بچوں کے زیورات وغیرہ ناقابل قرقی و نیلامی ہیں۔

(2) اہل حرفہ کے اوزار (tools of artisans)، اور اگر مدیون ڈگری زراعت پیشہ ہے تو کھیتی باڑی کے آلات اور وہ مویشی جن سے مدیون ڈگری روزی کماتا ہو یا زرعی پیداوار کا وہ حصہ جو کہ آئندہ فصل اگانے کیلئے ضروری ہے قرقی ہو نیلامی زد میں نہیں لائے جاسکتے۔

(3) ایسے مکانات و دیگر عمارات اور ان سے منسلکہ دیگر حصے جن کا استعمال ضروری ہو جو کہ کسی کاشتکار کی ملکیت اور قبضہ میں ہوں قرقی و نیلامی کی کاروائی سے مبرا ہیں۔

(4) اکاؤنٹ کے رجسٹر، ہرجانے کے دعویٰ کا حق، ذاتی خدمت کا حق، وظیفہ، پینشن، فیملی پینشن فنڈ وغیرہ، مزدوری اور گھریلو ملازمین کی اجرت وغیرہ کے خلاف قرقی و نیلامی کی کاروائی نہیں کی جاسکتی۔

(5) کسی ملازم کی ۱۰۰ روپے تک کی تنخواہ اور اس سے زائد آدھی تنخواہ اور کسی سرکاری، ریلوے یا اتھارٹی کے ملازم کی تنخواہ کا وہ حصہ جو پچھلے ۲۴ ماہ سے متواتر یا وقفہ وقفہ سے قرقی کی کاروائی کی زد میں آیا ہو اس پر

آ ئندہ ۱۲ ماہ تک قرقی کی کاروائی نہیں کی جاسکتی۔ مزید یہ کہ اگر موجودہ قرقی کی کاروائی بھی سابقہ قرقی کی کاروائی سے متعلقہ ہے تو قرقی کی کاروائی ایسے ملازم کی تنخواہ کے خلاف نہیں کی جاسکتی۔

(6) ایسے لوگوں کی تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ جس پر پاکستان آرمی ایکٹ ۱۹۵۲ء یا کمیشن افسران کے علاوہ دیگر اشخاص جن پر پاکستان نیوی آرڈیننس ۱۹۶۱ء کا اطلاق ہوتا ہے ان کے خلاف قرقی کی کاروائی نہیں کی جاسکتی۔

(7) پروویڈنٹ فنڈ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۵ء کی رو سے جمع ہونے والی رقومات اور فنڈز پر قرقی کی کاروائی نہیں کی جا سکتی۔ کسی سرکاری یا ریلوے یا لوکل اتھارٹی وغیرہ کے ملازم کا وہ الاؤنس جس کو حکومتِ وقت نے قرقی کی کاروائی سے مستثنیٰ قرار دیا ہو یا دورانِ معطلی ایسے ملازم کو ملنے والی تنخواہ پر قرقی کی کاروائی نہیں کی جاسکتی۔

(8) بطور امیدوار وراثت کے پیدا ہونے والا حق، مستقبل کے نان و نفقہ کا حق، حکومت کی طرف سے اجرائے ڈگری کے بدلے میں دیا جانے والا الاؤنس، سرکاری مالیہ کا نادہندہ اور اس کی ملکیت جس کی بناء پر وہ نادہندہ ہے، وغیرہ میں قرقی و نیلامی کی کاروائی عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔

زرعی پیداوار کی صورت میں جزوی استثنا: ضابطہ ہذا کی دفعہ ۶۱ تحت اجرائے ڈگری کی کاروائی میں زرعی پیداوار پر جزوی استثنا کی سہولت دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے کئے گئے اعلان کے مطابق مستقبل کی فصل کیلئے مخصوص حصہ پیداوار زراعت کسی قسم کی خاص پیداوار اور زراعت یا مدیون ڈگری اور زیر کفالت افراد مدیون ڈگری کی ضروریات کا مخصوص حصہ یا مخصوص کاشتکاروں کیلئے قرقی و فروخت اجرائے ڈگری کی کاروائی سے مستثنیٰ کی گئی ہے۔

طریقہ کار: ضابطہ ہذا کی دفعہ ۶۲ کے مطابق اجرائے ڈگری میں جائیداد کی قرقی کے عمل میں رہائشی جائیداد، مکان وغیرہ کی ضبطی کی کاروائی کے متعلق تفصیلات دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص جو کہ ضابطہ ہذا کے احکامات پر عمل درآمد کروانے کا ذمہ دار ہے، قابل ضبطی رہائشی مکانات میں غروبِ آفتاب کے بعد اور طلوعِ آفتاب سے پہلے داخل نہیں ہوسکتا۔ مزید یہ کہ کسی رہائش کا بیرونی دروازہ وغیرہ نہ توڑا جائے تا وقتیکہ مکان مذکورہ مدیون ڈگری کی ملکیت میں ہو اور حقیقت میں مدیون ڈگری اس میں موجود ہو تاہم سرکاری تعمیل کنندہ رہائشی مکان کے اندر باضابطہ داخل ہونے کے بعد مذکورہ مال کی موجودگی کا یقین کرنے کے بعد کوئی دروازہ وغیرہ توڑ سکتا ہے۔ لیکن رہائشی مکان میں باپردہ عورت کی موجودگی کی صورت میں تعمیل کنندہ اس کو باضابطہ، ضبطی کے حکمنامہ سے آگاہ کرنے کا پابند ہے اور باپردہ عورت کو وہاں سے چلے جانے کیلئے مناسب وقت و سہولت دینے کے بعد تعمیل کنندہ مذکورہ رہائش وغیرہ میں جا کر مال پر قبضہ کرسکتا ہے۔

ضابطہ ہذا کی دفعہ ۲۳ کے مطابق اگر اجرائے ڈگری کی کاروائی زیادہ عدالتوں کی طرف سے ہو تو اعتراضات سے متعلقہ دعویٰ جات اور قانونی چارہ جوئی اجرائے ڈگری کی کاروائی میں شامل عدالتوں میں سب سے اعلیٰ عدالت کو کئے جاتے ہیں اور اگر عدالتیں گریڈ وغیرہ میں برابر ہوں تو پھر اعتراضات اور دعویٰ جات وغیرہ اس عدالت کو کئے جائیں جن کی طرف سے اجرائے ڈگری کی کاروائی کیلئے سب سے پہلے حکم بابت قرقی ہوا ہے۔

ضابطہ ہذا کی دفعہ ۲۴ کے مطابق نجی جائیداد کے خلاف قرقی کی کاروائی کے بعد اس کی منتقلی یا کسی دوسرے شخص کو حوالگی یا دیگر منافع وغیرہ کیلئے کوئی قدم یا قرضہ کی ادائیگی وغیرہ کی تمام کاروائیاں کالعدم قرار دی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ کوئی مدیون ڈگری ایسے اقدامات نہیں کر سکتا جس سے جائیداد کی حیثیت وہیت وغیرہ میں تبدیلی آئے۔

امن عامہ کے خلاف جرائم

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۴۱ میں امن عامہ کے خلاف جرائم کے زمرے میں تفصیلات دی گئی ہیں اور غیر قانونی جلسہ کے انعقاد اور اس کے ضمن میں جرائم کی تفصیلات و سزائیں دی گئی ہیں۔ غیر قانونی جلسہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ پانچ یا پانچ سے زائد افراد کا اجتماع اس وقت غیر قانونی جلسہ کہلاتا ہے جب اس میں شامل افراد مشترکہ نیت سے خلاف قانون سرگرمی اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً غیر قانونی جلسہ میں شامل کسی رکن کا ناجائز طاقت کا استعمال کرتے ہوئے مقننہ یا پبلک سرونٹ پر اس طرح اثر انداز ہونا کہ وہ اپنے قانونی اختیارات استعمال نہ کر پائے، کسی قانون پر عمل درآمد یا قانونی کارروائی میں مداخلت کرنا، کسی کو نقصان رسانی کے لئے یا مجرمانہ مداخلت بے جا کے لئے یا دیگر جرائم کے لئے غیر قانونی سرگرمی اختیار کرنا، مجرمانہ طاقت یا غیر قانونی طریقہ سے اثر انداز ہو کر کسی شہری کی ملکیت یا جائیداد پر قابض ہونا یا اس کے جائز تصرف میں مداخلت کرنا یا کسی دیگر جائز استعمال میں غیر قانونی طریقہ سے مداخلت کرنا، مشترکہ نیت سے بذریعہ مجرمانہ طاقت کے ایسے اقدامات کرنا جس سے کسی اہلکار کے قانونی اختیارات کے استعمال اور ترک میں غیر قانونی مداخلت ہوتی ہو۔

غیر قانونی جلسہ کا رکن ہونا: قانون ہذا کی دفعہ ۱۴۲ میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ کب کوئی شخص غیر قانونی جلسہ کا رکن ہوتا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس وقت غیر قانونی جلسہ کا رکن کہلاتا ہے جب وہ جانتے بوجھتے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی منعقد ہونے والا جلسہ غیر قانونی ہے اور اس جلسہ کی سرگرمی سے امن عامہ متاثر ہو سکتا ہے۔ ایسے جلسے میں اس نیت کے ساتھ شامل ہوتا ہے یا شمولیت جاری رکھتا ہے کہ ایسے جلسہ کا مقصد حاصل ہو جائے تو ایسے شخص کو غیر قانونی جلسہ کا رکن (member) کہا جاتا ہے۔

سزا: دفعہ ۱۴۳ میں غیر قانونی جلسہ میں شامل رکن کے لئے یہ سزا تجویز کی گئی ہے کہ غیر قانونی جلسہ کے رکن کو ۶ ماہ کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر غیر قانونی جلسہ میں شمولیت کرنا: تعزیرات پاکستان کے مذکورہ باب کی دفعہ ۱۴۴ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص یا اشخاص مہلک ہتھیار سے مسلح ہو یا کسی ایسی چیز سے مسلح ہو جس کے استعمال سے موت واقع ہو سکتی ہو تو ایسی صورت میں وہ غیر قانونی جلسہ کا رکن تصور ہوگا جس کو ۲ سال تک قید اور جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ ملزمان پر جرم کو لاگو کرنے کے لئے ملزمان کی مشترکہ نیت کا ہونا ضروری ہے۔

غیر قانونی جلسہ کے منتشر ہونے کے احکامات کے بعد اس میں شمولیت جاری رکھنا: دفعہ ۱۴۵ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص یا اشخاص غیر قانونی جلسہ میں شمولیت جاری رکھتے ہیں یا شمولیت اختیار کرتے ہیں یہ جانتے بوجھتے کہ ایسے غیر قانونی جلسہ عام کو منتشر کرنے کے احکامات قانونی تقاضوں کے مطابق دیئے جا چکے ہیں تو ایسے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے رکن (member) کو ۲ سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۱۴۵ اور ۱۵۱ تعزیرات پاکستان کے تحت سرزد ہونے والے جرم میں ملزم یا ملزمان کو قانونی طور پر اس امر سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ ۵ یا اس سے زائد افراد کے غیر قانونی جلسہ کے اندر شمولیت کرنے یا جاری رکھنے کی بابت ایسے اجتماع کو منتشر کرنے کے قانونی احکامات دیئے جا چکے ہیں۔ اگر کسی شخص کو قانونی ضابطوں کے مطابق کسی غیر قانونی جلسہ کے منتشر کرنے کے احکامات سے آگاہ نہیں کیا گیا تو ایسے ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۵ اور ۱۵۱ تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی نہیں کی جا سکتی ہے۔

وضاحت :۔ اس دفعہ کے تحت کوئی جلسہ عام شروع ہوتے ہی غیر قانونی نہیں ہو سکتا لیکن مابعد میں غیر قانونی ہو سکتا ہے۔

قابلِ بیع دستاویزات میں رقم کی وصولی کا ضابطہ

دستاویزات قابلِ بیع وشری (Negotiable Instruments) سے مراد ایسی دستاویزات ہیں جو کہ بذریعہ بیع یا حوالگی یا تحریر ظہری کی بنا پر قابلِ انتقال ہوں یا منتقل کی جا سکتی ہوں۔ ایسی دستاویزات میں پرامیسری نوٹ، ہنڈی، چیک وغیرہ شامل ہیں۔

قابلِ بیع دستاویزات مثلاً ہنڈی (Bill of Exchange)، پرامیسری نوٹ (Promissory Note)، چیک (Cheque) وغیرہ آج کل کے جدید دور میں آسان اور سہل طریقے سے کاروباری معاملات کی تکمیل کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں کیونکہ چیک، پرامیسری نوٹ اور ہنڈی کے ذریعے ادائیگی اور رقومات کی منتقلی کو محفوظ طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

ایسی دستاویزات قابلِ بیع (Negotiable Instruments) کاروباری معاملات میں جہاں ممد و معاون ہیں وہاں پر ان کے ذریعے فراڈ اور دھوکہ دہی وغیرہ جیسے جرائم بھی ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات رقوم کے وصول نہ ہونے پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور واجب الوصول رقم کی عدم ادائیگی پر قانونی راستہ اختیار کرنا ہوتا ہے۔ ایسی تمام ادائیگیاں جو کہ چیک، پرومیسری نوٹ یا پرونوٹ وغیرہ کی بنا پر واجب الوصول ہوتی ہیں ان کی عدم ادائیگی کی صورت میں دعویٰ کے لئے آسان قانونی ضابطہ موجود ہے جس پر عملدرآمد سے شکایت کنندہ مختصراً قانونی ضابطہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی واجب الوصول رقم وصول کر سکتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (The Code of Civil Procedure 1908) کے آرڈر ۳۷ کے تحت سمری طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔ قابل بیع دستاویزات مثلاً ہنڈی، پرامیسری نوٹ وغیرہ کی بنیاد پر دائر کیے گئے دعوے میں کوئی مدعی (Plaintiff) اس آرڈر کے تحت واجب الوصول رقم کی بابت دعویٰ دائر کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے آرڈر ہذا کے تحت دیئے گئے مخصوص سمنات پر اور مخصوص طریقہ کار پر ہی دعویٰ دائر کیا جاتا ہے۔ آرڈر ۳۷ کے تحت دائر کئے گئے مقدمات میں فریق ثانی (Defendent) کو جواب دعویٰ دینے کی اجازت نہیں ہوتی تاوقتیکہ فریق ثانی متعلقہ عدالت سے جواب دعویٰ دینے کے لئے اجازت نہ لے لے۔ دیگر کارروائی کے تحت اگر فریق ثانی حاضر عدالت نہ ہو یا جواب دعویٰ کی اجازت لینے کے بعد اپنا حق استعمال نہ کرے یا جواب دعویٰ متعلقہ عدالت میں داخل نہ کرے تو عدالت بادی النظر میں دعویٰ کے مندرجات کو درست تسلیم کرتے ہوئے مدعی مقدمہ کے حق میں ڈگری (فیصلہ) جاری کر دیتی ہے۔

دعویٰ دائر کرتے وقت مدعی اصل رقم (Principal Amount) میں تمام منافع (Profit or Interest) اور دستاویزات قابلِ بیـــــع کی رو سے واجب الوصول رقم پر آنے والے دیگر اخراجات فریق ثانی (defendent) سے وصول کر سکتا ہے۔ آرڈر ہذا کے تحت پاس شدہ ڈگری (فیصلہ) فوری طور پر نافذ العمل ہوتا ہے۔ عدالت فریق ثانی یا مدعا علیہ (defencent) کو حق دفاع مضبوط جواز پیش کرنے پر دے سکتی ہے۔ ایسی قابلِ بیـــع دستاویزات جن کی مالیت پچیس ہزار روپے (25000 روپے) سے کم ہوتی ہے ان میں آرڈر ہذا کے تحت دعویٰ دائر نہیں کیا جا سکتا۔

قابلِ بیـــع دستاویزات (Negotiable Instruments) کے مقدمات میں مالیت کے لحاظ سے کورٹ فیس لگتی ہے اور یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دائر کیا جاتا ہے اور اس کی سماعت ڈسٹرکٹ جج خود یا اپنے ماتحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سے کرواتا ہے یا ایسی عدالت جس کو ہائیکورٹ اپنے آرڈر کے تحت نامزد کرے سماعت کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔ ڈسٹرکٹ یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سرسری سماعت کے بعد جلد از جلد فیصلہ سنانے کا پابند ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کے خلاف اپیل اس سے اعلیٰ عدالت یعنی عدالت عالیہ میں کی جاتی ہے۔

الیکشن سے متعلقہ جرائم

عوامی نمائندگان کے قانون مجریہ ۱۹۷۶ء (The Representation of the People Act, 1976) اور تعزیرات پاکستان (دفعہ ۱۷۱۔اے تا ۱۷۱۔جے) میں الیکشن سے متعلقہ جرائم وسزائیں دی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

غلط کاری: عوامی نمائندگان کے قانون مجریہ ۱۹۷۶ء (The Representation of the People Act, 1976) کی تعریف میں بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص یا امیدوار یا اس کا کوئی نمائندہ مقرر شدہ حد سے زیادہ الیکشن کی مد میں اخراجات کرتا ہے یا رشوت کا لین دین کرتا ہے یا دوسرے کی صورت بنا کر دھوکا دینے یا ناجائز دباؤ کے عمل کی کوشش کرتا ہے یا کسی قسم کا غلط بیان بابت ذاتی اثاثہ جات یا کسی دوسرے امیدوار کے کردار کے بارے میں یا اس کے الیکشن کو متاثر کرنے کے لئے بغیر مناسب ثبوت کے مواد چھپواتا ہے یا دوسرے امیدوار کے انتخابی نشان کے بارے میں ایسا کرتا ہے یا امیدوار کی دست برداری کے ضمن میں غلط بیان بازی کرتا ہے یا جانتے بوجھتے کسی دیگر طریقہ سے دوسرے امیدوار کو نقصان پہنچاتا ہے یا کسی ووٹر پر اثر انداز ہوتا ہے تو یہ تمام غلط کاری کے جرائم ہیں۔

رشوت ستانی: جب کوئی شخص بالواسطہ یا بلاواسطہ یا کسی دوسرے کی ذمہ داری پر ووٹ ڈالنے یا نہ ڈالنے، امیدوار بننے یا نہ بننے یا بطور امیدوار کے کاغذات واپس لینے وغیرہ کے لئے رشوت لیتا ہے یا رشوت لینے کے لئے وعدہ کرتا ہے۔ دیگر تفصیلات کے مطابق رشوت دینا یا وعدہ کرنا تاکہ کوئی شخص الیکشن میں بطور امیدوار حصہ نہ لے یا کوئی شخص اپنے ووٹ کا حق استعمال نہ کرے یا کوئی امیدوار الیکشن سے دست بردار ہو جائے یا کوئی شخص الیکشن میں امیدوار نہ بنے یا ووٹر ووٹ کا حق استعمال نہ کرے یا کوئی امیدوار الیکشن سے دست بردار ہو جائے۔ تو یہ تمام امور رشوت ستانی کے جرائم ہیں۔

مزید برآں وضاحت کے مطابق انتخابی عمل کے دوران ملازمت وغیرہ دینے کی پیشکش بھی رشوت ستانی ہے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۷۱(بی) کے تحت

(i) جب کوئی شخص کسی کو اس مقصد کے تحت رشوت دے کہ وہ اپنے یا کسی دوسرے کے انتخابی حق پر اثر انداز ہو سکے یا

(ii) کوئی شخص اس مقصد کے لئے رشوت قبول کرے کہ وہ کسی کے یا اپنے انتخابی حق کا استعمال دوسرے کے زیر اثر

کرے۔ تو ایسی صورت میں رشوت ستانی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ مزید براں انتخابی عمل کے دوران غیر قانونی سہولت دینے کی پیشکش بھی رشوت ستانی کے زمرے میں آتی ہے۔

قانونِ عوامی نمائندگان کے مطابق غلط کاری اور رشوت ستانی کے جرم میں ۵ سال تک قید یا ایک لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں جبکہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 171 (ای) کے مطابق رشوت ستانی کا جرم ثابت ہونے کی صورت میں ایک سال کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ تاہم رشوت ستانی اگر کھانے پینے کی چیزوں وغیرہ پر مشتمل ہے تو صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

الیکشن میں ناجائز دباؤ: جب کوئی شخص انتخابی حق پر ناجائز طور پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرے یا اثر انداز ہو تو ایسی صورت میں اس نے انتخابی حق پر ناجائز دباؤ (Undue Influence) کا استعمال کیا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی امیدوار کو یا ووٹروں کو اپنی مرضی کے تحت ووٹ ڈالنے پر پابند ہونے کے لئے ڈراتا ہے یا کسی دیگر طریقہ سے مثلاً مذہبی جگہوں یا نظریات پر اثر انداز ہو کر ترغیب دیتا ہے یا ترغیب دینے کی کوشش کرتا ہے یا اغواء کرنے کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے تو یہ ناجائز دباؤ کہلاتا ہے۔ ایسی صورت میں مجرم کو عوامی نمائندگان کے قانون کے مطابق ۵ سال تک کی سزا یا ایک لاکھ تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں جبکہ تعزیرات پاکستان کے مطابق ایک سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دوسرے کی صورت بنا کر دھوکا دینا: قانون عوامی نمائندگان (Election Laws) کے مطابق اگر کوئی شخص کسی دوسرے زندہ یا مردہ شخص کا جعلی متبادل بن کر ووٹ ڈالنے یا بیلٹ پیپر لینے کی کوشش کرتا ہے تو یہ دوسرے کی صورت بنا کر دھوکا دینے کا جرم ہے۔ قانون ہذا کے مطابق ایسے مجرم کو ۵ سال تک قید یا ایک لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 171 (ای) کے مطابق جب کوئی شخص الیکشن میں ووٹ ڈالنے کے لئے، ووٹنگ کاغذ یا دوسرے شخص کے نام سے ووٹ ڈالنے کے لئے کوشش کرے چاہے وہ شخص زندہ ہے یا مردہ یا فرضی نام سے یا اگر الیکشن میں ایک دفعہ ووٹ ڈالنے کے بعد اس نام سے یا دوسرے نام سے دوبارہ ووٹ ڈالنے کی کوشش کرے تو اس جرم میں ایک سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

الیکشن سے متعلقہ کوئی غلط بیانی کرنا: جب کوئی شخص کسی امیدوار کے خلاف کام کرتے ہوئے کوئی فعل مثلاً غلط نام سے نامزدگی یا نیت کے ساتھ غیر قانونی کام کرتا یا قانونی کام نہیں کرتا یا نامزدگی کے فارم پر کوئی غلط اندراج وغیرہ کرتا ہے تو ایسی صورت میں قانونِ نمائندگان کے مطابق اس کو ۶ ماہ تک کی سزا یا پانچ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں

سزائیں دی جائیں گی۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۷۱۔جی کے تحت اگر کوئی شخص الیکشن کے نتائج پر اثر انداز ہونے کے لئے کوئی غلط بیان بازی کرے جس سے حقائق مسخ ہو جائیں یا جو امیدوار کے ذاتی کردار وغیرہ سے متعلقہ ہو تو ایسے جرم میں ملزم کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

الیکشن سے متعلقہ غیر قانونی ادائیگیاں: جب کوئی دوسرا آدمی امیدوار کی تحریری اجازت یا اتھارٹی کے بغیر پبلک میٹنگ کے لئے یا اشتہاری مہم کے لئے یا الیکشن کی مد میں دیگر اخراجات کرے اور ان اخراجات کا مقصد امیدوار کو الیکشن میں کامیاب بنانا ہو تو ایسا کرنے والے شخص کو بطور سزا کے پندرہ سو روپے تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ دیگر تفصیلات کے تحت اگر کوئی شخص الیکشن سے متعلقہ اخراجات کے کھاتے (ریکارڈ) وغیرہ کامیابی سے رکھنے میں ناکام ہو جائے تو ایسی صورت میں ایسے شخص کو پانچ سو روپے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

غیر قانونی کارروائی: عوامی نمائندگان کے قانون مجریہ ۱۹۷۶ء کے مطابق اگر کوئی شخص الیکشن کے ضمن میں کیے گئے اخراجات کی تفصیل نہیں دیتا یا کسی سرکاری عہدہ دار کو الیکشن پر اثر انداز ہونے کے لئے استعمال کرتا ہے یا ایسا کرنے کی کوشش کرتا ہے یا ووٹر نہ ہونے کے باوجود بیلٹ پیپر یا ووٹ کے لئے اپلائی کرتا ہے یا ایک سے زائد مرتبہ ووٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے یا بیلٹ پیپر کو غیر قانونی طریقہ سے استعمال کرتا ہے یا کسی شخص کو غیر قانونی کام کرنے پر اکساتا ہے تو یہ سارے کام غیر قانونی سرگرمیاں ہیں۔ قانون ہذا کے مطابق ایسے ملزم کو ۶ ماہ قید اور ۵ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

پوسٹر وغیرہ چسپاں کرنے کی ممانعت: عوامی نمائندگان کے قانون کے مطابق کوئی شخص یا سیاسی جماعت کسی قسم کے بینرز یا پوسٹرز وغیرہ چسپاں نہیں کر سکتی۔ کوئی سیاسی جماعت پارٹی کا جھنڈا کسی پبلک پراپرٹی یا جگہ پر لہرا نہیں سکتی اور لاؤڈ سپیکر ماسوائے پارٹی میٹنگ کے استعمال نہیں کر سکتی۔ قانون ہذا کی خلاف ورزی پر ایک سال کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

قانون ہذا کے تحت سیاسی جماعتیں ملکی سطح پر اپنی تشہیری مہم الیکشن کے لئے چلا سکتی ہیں لیکن اس ضمن میں اخراجات کی حد ۳۰ ملین متعین کی گئی ہے اور اخراجات کی تفصیل الیکشن کے بعد ۳۰ دنوں کے اندر اندر الیکشن کمیشن کو دینے کی پابندی عائد کی گئی ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں الیکشن کمشنر مقرر شدہ اخراجات سے متجاوز رقم کے دو گنا کے برابر جرمانہ عائد کرے گا اور اخراجات کی تفصیل مہیا نہ کرنے پر بھی اس سیاسی جماعت کو جرمانہ کیا جائے گا۔

دیگر تفصیلات کے مطابق اگر کوئی شخص الیکشن کے دن پولنگ سٹیشن کے نزدیک اونچی آواز میں بولتا ہے یا لاؤڈ

سپیکر کا استعمال کرتا ہے یا کسی دیگر عمل سے الیکشن پر یا ووٹر وغیرہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتا ہے تو ایسے شخص کو ۳ ماہ قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

کاغذات میں جعل سازی کرنا: عوامی نمائندگان کے قانون کے مطابق اگر کوئی شخص بیلٹ پیپر یا نامزدگی کے فارم میں تبدیلی کرتا ہے یا پولنگ سٹیشن سے بیلٹ پیپر باہر لے جانے کی کوشش کرتا ہے یا بغیر اجازت اور کوئی کاغذ بیلٹ بکس میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے یا بیلٹ پیپر کسی دوسرے شخص کو مہیا کرتا ہے یا آفیشل مارک یا بیلٹ پیپر جعلی تیار کرتا ہے یا الیکشن کے عمل میں مداخلت کرتا ہے تو ایسے شخص کو ۶ ماہ قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دیگر تفصیلات کے مطابق اگر کوئی شخص سرکاری آفیسر مثلاً ریٹرننگ آفیسر یا اہلکار وغیرہ کے فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی مداخلت کرتا ہے یا رکاوٹ ڈالتا ہے تو ایسے شخص کو ۲ سال تک قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ووٹنگ کو خفیہ رکھنے میں مداخلت کرنا: اگر کوئی شخص دوران الیکشن کسی ووٹر کے ووٹ ڈالنے کے عمل کے دوران یا ووٹر کے پسندیدہ امیدوار کے متعلق خفیہ طور پر جاننے کی کوشش کرتا ہے یا ووٹر کے پسندیدہ امیدوار کے متعلق اطلاعات دوسرے شخص کو دیتا ہے تو ایسی صورت میں اس کو ۶ ماہ قید یا پانچ سو روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دیگر تفصیلات کے مطابق اگر کوئی سرکاری آفیسر مثلاً ریٹرننگ آفیسر، پولنگ ایجنٹ یا کوئی اہلکار الیکشن کے دوران سکریسی وغیرہ نہ رکھ پائے تو ایسی صورت میں اس کو ۶ ماہ قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

کسی شخص کو الیکشن یا ریفرنڈم وغیرہ میں حصہ نہ لینے کے لئے ترغیب دینا: تعزیرات پاکستان کے مطابق جب کوئی شخص تحریراً یا زبانی یا کسی دوسرے قابل ذکر ذریعہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی شخص کو الیکشن میں یا ریفرنڈم میں کسی ذریعہ سے حصہ لینے یا نہ لینے کی ترغیب دیتا ہے یا دیگر ذرائع سے ڈراتا دھمکاتا ہے تو ایسے شخص کو ۳ سال تک کی قید یا ۵ لاکھ روپے جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کی ممانعت کا قانون، مجریہ ۲۰۰۰ء

شادی کے موقع پر ولیمہ، مہندی اور دیگر غیر ضروری رسوم و رواجات پر ہونے والے بے جا اخراجات اور دیگر نمود و نمائش پر قابو پانے کے لئے مرکزی حکومت نے شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۰ء (The Marriage Functions Prohibitation of Ostentatious Displays and Wasteful (Expenses) Ordinance, 2000) لاگو کیا ہے۔

قانون ہذا کی دفعہ۲ کے تحت شادی کی تعریف میں بتایا گیا ہے کہ "نکاح" سے قبل یا بعد میں ہونے والی تمام تقریبات چاہے وہ مذہبی رسومات ہوں یا معاشرتی، مثلاً مہندی، ولیمہ، رخصتی وغیرہ تمام شادی کی تقریبات میں شامل ہیں۔

نمود و نمائش کی ممانعت: قانون ہذا کی دفعہ۳ اور اس کی دیگر ذیلی دفعات میں نمود و نمائش پر پابندی عائد کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنی یا کسی دوسرے شخص کی شادی کی تقریب منعقد کرنے کے لئے

ا) گھر یا عمارت، جہاں شادی ہو رہی ہو، گلی، سڑک یا کسی دوسری جگہ کی سجاوٹ نہیں کر سکتا، چاہے وہ جگہ اس کی اپنی ہو یا کسی اور کی

ب) شادی میں خود پٹاخے نہیں چلا سکتا اور فائرنگ وغیرہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسا کرنے کی کسی دوسرے شخص کو اجازت دے سکتا ہے۔

ج) خود یا دوسرے شخص کے ذریعے کسی قسم کی آتش بازی نہیں کر سکتا۔

دفعہ ہذا کی ذیلی دفعہ۲ میں اس امر کی اجازت دی گئی ہے کہ کوئی شخص شادی والی جگہ کو روشن کرنے کے لئے مناسب روشنی کا بندوبست کر سکتا ہے۔

بے جا اخراجات پر پابندی: اس قانون کی دفعہ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق کوئی بھی شخص اپنی یا کسی دوسرے کی شادی میں کلب، ہوٹل، ریسٹورنٹ، شادی ہال، کمیونٹی سنٹر، کمیونٹی پارک یا دیگر کسی جگہ پر ماسوائے گرم یا ٹھنڈے مشروبات مثلاً کافی، سوپ، کولڈ ڈرنک وغیرہ کے کسی قسم کی کھانے کی اشیاء نہیں دے سکتا۔ دفعہ ہذا کی ذیلی دفعہ۲ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ شادی میں شریک خاندان کے افراد پر، اپنے گھر کی چار دیواری میں کھانے پینے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

قانون ہذا کا ہوٹلوں، ریسٹورنٹ وغیرہ پر اطلاق: قانون ہذا کی دفعہ ۵ میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی شخص جو کہ ہوٹل، ریسٹورنٹ یا کسی دیگر شادی کی تقریب کے لئے مخصوص جگہ کا مالک ہے کسی شخص کو شادی کی تقریب یا ولیمے کی تقریب کے لئے کسی قسم کی کھانے پینے کی چیزیں نہیں دے سکتا اور نہ ہی ایسا کرنے کی اجازت دے سکتا ہے لیکن گرم یا ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی جا سکتی ہے۔

قانون ہذا کے تحت جرائم اور سزائیں: قانون ہذا کی دفعہ ٦ کی رو قانون ہذا کی دفعہ ۳، ۴، ۵ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو ایک ماہ قید یا جرمانہ جو کم از کم ایک لاکھ روپے ہوگا اور ۵ لاکھ روپے سے زائد نہ ہوگا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

پولیس کے حفاظتی اقدامات

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعات ۱۴۹ سے ۱۵۳ میں پولیس کے اختیارات اور عوام الناس کی حفاظت اور امن و سکون کے لئے تفصیلات دی گئی ہیں۔ ایسے طریقہ کار کی بھی وضاحت کی گئی ہے جس کے تحت پولیس کارروائی کرتی ہے۔

قابلِ دست اندازی پولیس جرائم میں حفاظتی اقدامات: ضابطہ ہذا کی دفعہ ۱۴۹ کے تحت ہر پولیس آفیسر اپنی بہترین قابلیت سے حفاظتی اقدام کرتے ہوئے کسی قابل دست اندازی پولیس جرم کے روک تھام کے لئے حفاظتی اقدام کے طور پر کسی بھی شخص سے پوچھ گچھ کرسکتا ہے۔

اطلاع کے بعد جرائم کی روک تھام کے لئے اقدامات کرنا: دفعہ ۱۵۰ کے تحت کوئی پولیس آفیسر اگر ایسی اطلاع پائے کہ قابل دست اندازی پولیس کوئی جرم سرزد ہونے والا ہے تو وہ حفاظتی اقدام کے طور پر اپنے اعلیٰ آفیسر جس کا وہ ماتحت ہے کو اطلاع کرے گا اور ایسے پولیس آفیسر کو اطلاع دے گا جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ قابل دست اندازی پولیس جرائم کی روک تھام کے لئے حفاظتی یا احتیاطی اقدامات کرے۔

قابلِ دست اندازی پولیس جرائم کی روک تھام کے لئے گرفتاری: پولیس آفیسر اگر یہ جانتا ہو کہ کوئی قابل دست اندازی پولیس جرم سرزد ہونے والا ہے تو وہ ایسے تیاری کرنے والے شخص کو بغیر وارنٹ کے اور مجسٹریٹ کے حکم کے گرفتار کرسکتا ہے لیکن ایسا کرنے والے پولیس آفیسر کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کو گرفتار اس وقت کرے جب حالات وواقعات کی روشنی میں ایسا کرنا ضروری ہو۔

عوام الناس کی جائیداد کو نقصان سے بچانے کے لئے اقدامات: ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۵۲ پولیس کو یہ اختیار دیتی ہے کہ اگر وہ یہ دیکھے کہ کسی شخص کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو نقصان ہونے کا احتمال ہے تو وہ اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے ممکنہ نقصان سے بچاؤ کے لئے حفاظتی اقدام کرسکتا ہے۔ پولیس آفیسر زمینی نشان یا سمندری جہاز کی رہنمائی کے نشان وغیرہ کو نقصان سے بچانے کے لئے حفاظتی تدابیر بھی کرسکتا ہے۔

ناپ تول کے پیمانوں کا جائزہ لینا: قانون ہذا کی دفعہ ۱۵۳ کے تحت اگر پولیس سٹیشن کے انچارج پولیس آفیسر (SHO) کو یقین ہو کہ کسی جگہ ناپ تول کے ایسے پیمانے موجود ہیں جو کہ غلط ہیں تو وہ اپنے تھانہ کی حدود کے

اندر کارروائی کرتے ہوئے بغیر وارنٹ کے ایسی جگہ میں داخل ہو کر جائزہ یا تلاشی لے سکتا ہے جس کے بارے میں اس کو یقین ہو کہ ایسے پیمانے مذکورہ جگہ میں چھپا کر رکھے گئے ہیں۔

دفعہ ہذا کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت پولیس آفیسر اگر مذکورہ بالا کارروائی کرتا ہے اور اس کو تلاشی لینے کے بعد ناپ تول کے غلط پیمانے ملتے ہیں تو پولیس آفیسر ایسی جگہ اور غلط پیمانوں کو قرق کر سکتا ہے اور وہ ایسی کارروائی کی فوری اطلاع متعلقہ مجسٹریٹ کو دینے کا پابند ہے۔

استغاثہ

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۰۰ کے تحت اگر کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے خلاف کسی قسم کی شکایت، قانونی رنج یا تکلیف وغیرہ ہو تو وہ اپنی شکایت کو تحریراً مرتب کر کے بصورت استغاثہ مجسٹریٹ کو گزار سکتا ہے اور دادرسی حاصل کر سکتا ہے۔ دفعہ ہٰذا کے تحت کی جانے والی شکایت یا فریاد کو عرف عام میں استغاثہ یا پرائیویٹ کمپلینٹ (Private Complaint) کہتے ہیں۔

دفعہ ہٰذا کے تحت کسی شکایت یا استغاثہ کے وصول ہوتے ہی متعلقہ مجسٹریٹ سرزد ہونے والے جرم کی سماعت کرتے وقت حلف پر شکایت کنندہ کا معائنہ کرتا ہے اور استغاثہ کے نفسِ مضمون کو مختصر کر کے بطور ریکارڈ تحریر کرتا ہے اس کے بعد استغاثہ کو مستغیث اور مجسٹریٹ بالترتیب دستخط کرتے ہیں۔

دفعہ ہٰذا کی ذیلی شقوں میں دیگر تفصیلات دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مجسٹریٹ کیلئے استغاثہ کو زیر دفعہ ۱۹۲ ضابطہ فوجداری دوسری عدالت میں منتقل کرنے سے پہلے اس کا جائزہ لینا ضروری نہیں ہوگا اور یہ کہ کوئی استغاثہ جو کسی سرکاری ملازم کی طرف سے اپنی سرکاری ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے کیا گیا ہے تو ایسے استغاثہ کو وصول کرنے کے بعد مجسٹریٹ استغاثہ کا جائزہ لئے بغیر اس کو کسی دوسری عدالت میں منتقل کر سکتا ہے۔ دوسری عدالت نئے سرے سے استغاثہ کا جائزہ لینے کی پابند نہیں ہوتی۔

اختیارات کی عدم موجودگی میں مجسٹریٹ کے لئے ضابطہ: دفعہ ۲۰۱ میں بتایا گیا ہے کہ اگر استغاثہ کسی ایسے مجسٹریٹ کے پاس گزارا گیا ہے جس کے پاس متعلقہ استغاثہ کی سماعت کے اختیارات نہیں ہیں تو وہ ایسے استغاثہ کو بااختیار عدالت کے پاس پیش کرنے کیلئے مستغیث کو واپس کرے گا۔ اور اگر استغاثہ تحریری نہیں ہے تو مجسٹریٹ مستغیث کو ہدایت کرے گا کہ وہ بااختیار عدالت سے رجوع کرے۔

ضابطہ پر عملدرآمد کا موخر کرنا: دفعہ ۲۰۲ میں بتایا گیا ہے کہ مجسٹریٹ قابل دست اندازی پولیس استغاثہ کی وصولی پر یا ٹرانسفر شدہ استغاثہ کی وصولی پر، ریکارڈ شدہ وجوہات کی بنا پر استغاثہ پر کی جانے والی ضابطہ کی کارروائی پر عملدرآمد کو موخر کر سکتا ہے تاکہ الزام علیہ کی حاضری کو یقینی بنایا جا سکے۔ متعلقہ مجسٹریٹ استغاثہ میں شکایت شدہ واقعات کی سچائی جاننے کے لئے خود انکوائری کر سکتا ہے یا اسے پولیس کو بھجوا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر استغاثہ کسی عدالت کی طرف سے کیا گیا ہے تو دفعہ ۲۰۰ کے تحت جائزہ لئے بغیر کوئی ہدایات جاری نہیں کی جا سکتیں۔ سیشن کی عدالت انکوائری کی بجائے اپنے ماتحت مجسٹریٹ کو استغاثہ کے واقعات کی سچائی جاننے کے لئے ہدایات دے سکتی ہے۔ اگر انکوائری یا تفتیش کسی

ایسے شخص نے کی ہے جو کہ مجسٹریٹ یا پولیس آفیسر نہیں ہے تو وہ شخص ماسوائے الزام علیہ کی گرفتاری کے باقی اختیارات بطور انچارج پولیس سٹیشن کے استعمال کر سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (4) کے تحت مقدمہ کے واقعات کے زمرے میں عدالت گواہوں سے حلفاً گواہی لے سکتی ہے۔

استغاثے کا مسترد کیا جانا: ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۰۳ میں بتایا گیا ہے کہ متعلقہ عدالت یا جس کو استغاثہ ٹرانسفر کیا گیا ہے وہ عدالت مستغیث کا بیان حلفاً لے کر، اس کا تجزیہ یا تفتیش یا انکوائری کرنے کے بعد یہ اخذ کرے کہ استغاثہ پر کارروائی کے لئے بادی النظر میں مضبوط جواز موجود نہیں ہے تو استغاثہ کو مسترد کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورتحال میں عدالت استغاثہ کو مسترد کرنے کی وجوہات کو مختصراً ریکارڈ کرنے کی پابند ہے۔

دوران سماعت مقدمہ ملزم کی بریت

مجسٹریٹ کا بریت کا اختیار: مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۲۴۹۔اے، متعلقہ مجسٹریٹ کو بااختیار کرتے ہوئے ایسے ملزمان کو سہولت اور تحفظ فراہم کرتی ہے جن پر عائد کیا گیا جرم بے بنیاد ہو یا مقدمہ کی باقاعدہ سماعت کے بعد جرم کا ثابت ہونا بادی النظر میں ممکن نہ ہو، یا واقعات مقدمہ کی روشنی میں ملزم کو سزا دیا جانا ممکن نہ ہو۔ ایسی صورت میں متعلقہ مجسٹریٹ ملزم کو بری کرسکتا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ مقدمہ کی سماعت کے دوران وہ کسی بھی وقت ملزم کو بری کر سکے لیکن ضروری ہے کہ ملزم کو بری کرنے سے پہلے وہ بری کرنے کی وجوہات ریکارڈ کرے اور ایسی تمام معروضات یا نکاتِ قانونی ریکارڈ پر لائے جو کہ سرکاری وکیل یا ملزم کی طرف سے اٹھائے گئے ہوں۔ مزید یہ کہ اجزائے مقدمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ملزم/ملزمان پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں اور ایسے بے بنیاد واقعاتِ مقدمہ اور الزامات کی رُو سے ملزم/ملزمان کو سزا دینا ممکن نہیں ہے۔

عام طور پر ملزم کو مقدمہ کی مکمل سماعت کے بعد ہی بری کیا جاسکتا ہے لیکن دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ اگر واقعاتِ استغاثہ کی روشنی میں الزام ثابت نہ ہو تو ایسی صورت میں متعلقہ مجسٹریٹ دفعہ ہذا کے تحت اختیارات استعمال کرتے ہوئے ملزم کو بری کرسکتا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت مجسٹریٹ پولیس کی تفتیش اور مقدمہ کے دوسرے پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے مجسٹریٹ اگر حالات و واقعات کی روشنی میں مناسب سمجھے کہ مقدمہ کی سماعت سے نہ صرف عدالت کا قیمتی وقت ضائع ہوگا بلکہ حقائق کی روشنی میں جرم بھی ثابت نہیں ہوتا تو وہ کسی ملزم کو دوران سماعت مقدمہ بری کرسکتا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت کسی ملزم کو بوجہ راضی نامہ مابین فریقین بھی بری کیا جاسکتا ہے۔ عمومی طور پر مجسٹریٹ دفعہ ہذا کے تحت اختیارات ملزم کی طرف سے دی گئی درخواست برائے بریت پر استعمال کرتا ہے۔

عدالت عالیہ اور سیشن عدالت سے ملزم کی بریت: مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۶۵۔K (باب نمبر ۲۲۔اے) عدالت عالیہ (High Court) اور سیشن کی عدالت (Session Court) کو بااختیار کرتی ہے کہ وہ کسی ملزم کو دوران سماعت مقدمہ بری کردے۔ دفعہ ہذا کے تحت متعلقہ جج اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے تمام وجوہات ریکارڈ پر لائے گا جن کی رو سے ملزم کو بری کیا جانا ہے نیز متعلقہ جج ملزم کے وکیل اور سرکاری وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے تمام نکاتِ قانونی کو مثل پر ریکارڈ کرتا ہے اور بادی النظر میں الزام بے بنیاد ہونے پر ملزم کو بری کرتا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت دادرسی ملزم کا قانونی حق ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت دی گئی درخواست مقدمہ کی سماعت پر اثر انداز نہیں ہوتی

اور عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ شہادت ریکارڈ کئے بغیر ملزم کو بری کرسکتی ہے۔ سماعت میں تاخیر اس دفعہ کے تحت ملزم کی بریت کے لئے ایک اچھا جواز ہے۔

دفعات ہذا کے تحت دیئے گئے بریت کے حکم کے خلاف متعلقہ با اختیار عدالت کے پاس اپیل کی جاتی ہے۔

دفعہ ۲۶۵۔ K، مجسٹریٹ کے اختیارات زیر دفعہ ۲۴۹۔اے پر کسی قسم کی قانونی پابندی نہیں لگاتی۔

قانون بیع اشیاء مجریہ ۱۹۳۰ء کے تحت بائع ومشتری کی ذمہ داریاں

اشیاء کی فروخت کے قانون مجریہ ۱۹۳۰ء کے تحت عوام الناس کے درمیان خرید وفروخت کے عمل کے لئے اصول وضوابط وضع کئے گئے ہیں ۔ یہ اصول وضوابط بائع (فروخت کنندہ) اور مشتری (خریدکنندہ، خریدار) کے حقوق و فرائض کا تعین کرتے ہیں ۔ یہ قانون خرید وفروخت کے معاملات میں لین دین، حوالگی متقبوضگی وغیرہ کی تفصیلات اور طریقہ کار پر ضابطہ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ فریقین کی طرف سے معاہدہ فروخت کی تکمیل کی حدود بھی واضح کرتا ہے۔

قانون ہذا کے تحت فروخت کنندہ اور خریدار کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔

(۱) فروخت کنندہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ فروخت شدہ اشیاء کی حوالگی خریدار کو کرے اور خریدار کی ذمہ داری ہے کہ وہ اشیاء کو وصول کرے اور طے شدہ قیمت فروخت کنندہ کو ادا کرے۔

(۲) فروخت شدہ اشیاء کے ضمن میں اگر ان کی حوالگی اور وصولی کے لئے مخصوص شرائط طے نہ کی گئی ہوں تو فروخت شدہ اشیاء کا قبضہ لینے کا خریدار ذمہ دار ہے اور وہ طے شدہ قیمت ،فروخت کنندہ کو زرنقد کی صورت میں فوراً ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

(۳) مخصوص شرائط کی موجودگی میں فروخت کنندہ، فروخت شدہ اشیاء کو طے شدہ طریقہ کار و شرائط کے مطابق خریدکنندہ کے حوالے کرنے کا پابند ہے۔

(۴) اگر فریقین کے درمیان معاہدہ بیـــــع میں جز وا حوالگی اور ادائیگی کی شرائط طے ہوئی ہیں تو فریقین طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ہی اشیاء کی وصولی اور قیمت کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں معاہدہ کی تکمیل تک فریقین اپنی اپنی ذمہ داریوں سے آزاد نہیں ہوتے۔

(۵) اگر فریقین کے درمیان یہ بات طے شدہ ہو کہ وہ صرف طلب کرنے پر ہی اپنے اپنے حصہ کی ذمہ داریاں ادا کریں گے تو فریقین اپنی اپنی طرف سے طلب کے اظہار کے بعد ہی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں۔

(۶) اگر فریقین کے درمیان، اشیاء کی حوالگی اور اشیاء کی وصولی اور ادائیگی قیمت کے لئے کوئی مخصوص جگہ یا وقت طے پایا ہے تو فریقین طے شدہ شرائط کے مطابق ہی معاملات طے کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کوئی دیگر طریقہ کار طے شدہ طریقہ کار کے خلاف اختیار کیا جائے تو وہ طریقہ کار اصل معاملات کے خلاف ہوتا ہے اور فریقین اپنی اپنی ذمہ داریوں سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

(۷) فروخت شدہ اشیاء کی حوالگی کے ضمن میں آنے والے تمام اخراجات فروخت کنندہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ بجز

اس کے کہ فریقین کے درمیان کوئی اور شرط طے نہ ہوئی ہو۔

(۸) اگر فروخت کنندہ نے غلطی سے کسی دوسرے شخص کو فروخت شدہ اشیاء کی حوالگی کردی ہے تو قانون کی رو سے یہ حوالگی نہ ہوگی اور فروخت کنندہ اپنی ذمہ داریوں سے آزاد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر فروخت شدہ اشیا کم یا زائد مقدار میں یا مکس شدہ حوالہ کی گئیں ہوں تو فروخت کنندہ کی ذمہ داریاں قائم رہتی ہیں تاوقتیکہ اصل اشیاء کی حوالگی خریدار کو کردی جائے۔

(۹) حوالگی کے لئے کی جانے والی شرائط اور طریقہ کار پر عمل درآمد کرنا فروخت کنندہ کی ذمہ داری ہے اور اسی طرح طے شدہ شرائط کے مطابق اشیاء کی قیمت ادا کرنا خریدار کی ذمہ داری ہے۔

(۱۰) اگر حوالگی، فروخت کنندہ کی درخواست کے باوجود، خریدار مناسب وقت کے اندر قبول نہیں کرتا تو ایسی صورت میں فروخت کنندہ کو ہونے والے نقصان کی ذمہ داری خریدار پر ہوگی۔

(۱۱) خریدار کی یہ ذمہ داریاں ہیں کہ وہ فروخت شدہ اشیاء کی حوالگی کے وقت قیمت ادا کرے، حوالگی کے لئے فروخت کنندہ سے بات چیت کرے یا حوالگی طلب کرے۔ اگر فروخت کنندہ کو خریدار کی غفلت یا لاپرواہی کی وجہ سے نقصان ہوا ہو تو اس کو ادا کرے، مزید یہ کہ خریدار کی طرف سے کسی خرابی کی صورت میں نقصان کا ذمہ دار خریدار خود ہوتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں ضلع ناظم اور اس کے اختیارات

صوبہ پنجاب میں بنیادی سطح پر سیاسی استحکام اور بہتر طور پر انتظامی امور کو سرانجام دینے کیلئے مقامی حکومتوں کا قانون مجریہ ۲۰۰۵ (Punjab Local Government Ordinance, 2005) نافذ کیا گیا ہے۔ قانون ہذا میں ضلعی حکومت اور اس کے دائرہ کار کو بیان کرتے ہوئے ضلعی حکومتوں کے بنیادی ڈھانچے اور ضلع ناظم کے اختیارات کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

بنیادی ڈھانچہ: ضلعی حکومت، ضلع ناظم اور ضلعی انتظامیہ پر مشتمل ہوتی ہے، جس کا سربراہ ضلع ناظم کہلاتا ہے۔ ضلعی حکومت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد استعمال میں لا سکتی ہے، منتقل کر سکتی ہے، معاہدہ کر سکتی ہے یا اس کی طرف سے یا اس کے خلاف، ضلعی رابطہ افسر (District Coordination Officer) کے ذریعے مقدمہ کیا جا سکتا ہے۔

ضلع ناظم: قانون ہذا کی دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۱) اور (۲) کے مطابق ضلع ناظم ضلعی حکومت کا سربراہ اپنے اختیارات کو قانون کے مطابق اور ضلعی رابطہ آفیسر کی معاونت سے استعمال کرتا ہے۔ ضلع ناظم اس امر کو یقینی بناتا ہے کہ ضلعی حکومت قانون ہذا کے مطابق اور قانون نافذ الوقت کے تحت اپنے کام کر رہی ہے۔

ضلع ناظم کی ذمہ داریاں اور اختیارات: اس قانون کی دفعہ ۱۸ میں ضلع ناظم کے کار ہائے منصبی اور اختیارات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ضلع ناظم ضلع بھر میں ترقیاتی کاموں اور ضلعی حکومت کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے لائحہ عمل، رہنمائی کے اصول اور ہدایات جاری کرے گا۔

۲۔ ضلع ناظم، ضلع کونسل کی طرف سے متعلقہ منظور شدہ مقاصد کی میعاد کے اندر تکمیل کے لئے ضلعی انتظامیہ کے ساتھ مل کر پالیسیاں بنائے گا۔

۳۔ ضلع میں قانون اور اس پر عملدرآمد کا ذمہ دار ضلع ناظم ہوگا۔

۴۔ سالانہ ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد، خدمات کی انجام دہی اور ضلعی حکومت کے کار ہائے منصبی کی دیکھ بھال کرے گا۔

۵۔ ناظم، ضلع کونسل میں بجٹ کی منظوری کے لئے اور ضلع کے اندر مالی منتقلیوں کے لئے تجاویز دے گا۔

۶۔ ضلع ناظم انتظامی اور مالی نظم وضبط برقرار رکھے گا۔

۷۔ ضلع کونسل کو ٹیکس کے لئے تجاویز دے گا۔

۸۔ ضلع ناظم ضلع کونسل کو سال کے اندر کم از کم دو مرتبہ ذاتی طور پر ضلعی حکومت کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرے گا۔

۹۔ ضلعی مشاورتی کمیٹی کی مشاورت کی صدارت کرے گا۔

۱۰۔ کسی قسم کی قدرتی آفات کے دوران دادرسی اور امدادی کاموں کی نگرانی کرے گا۔

۱۱۔ ضلعی حکومت کے افسروں کو با اختیار کرے گا کہ وہ ضلع ناظم کی طرف سے دستاویزات پر دستخط کر سکیں۔

۱۲۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کا قانون کے مطابق معائنہ کرے گا۔

۱۳۔ اندرونی آڈٹ کے دفتر کے کام کی نگرانی کرے گا اور اس کو ترقی دے گا۔

۱۴۔ ضلعی رابطہ افسر، ضلعی ایگزیکٹو افسر اور ضلعی پولیس کو قانون اور اس کے نفاذ کے لئے احکامات جاری کرے گا۔

۱۵۔ ضلعی حکومت کی عوام اور جلسوں میں نمائندگی کرے گا۔

۱۶۔ ضلع ناظم حکومت کی طرف سے دی گئی دیگر ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

قانون ہذا کی دفعہ ۱۸ کی ذیلی دفعہ (۲) میں بیان کیا گیا ہے کہ ضلع ناظم کسی قسم کا مشیر، مشیر خاص یا سیاسی سیکرٹری وغیرہ کو ملازمت نہیں دے سکتا ما سوائے مددگار عملہ کے جو ضلع میں موجود ہو۔

ضلع ناظم کی ضلع کونسل کے اجلاس میں شرکت: کوئی بھی ضلع ناظم ضلع کونسل کے اجلاس میں شرکت کر کے تقریر کر سکتا ہے اور اس کی کارروائی میں حصہ لے سکتا ہے لیکن ووٹ ڈالنے کا اختیار نہیں رکھتا۔

ضلع ناظم کی ذاتی ذمہ داری: مقامی حکومتوں کے قانون مجریہ ۲۰۰۵ء کے مطابق ضلع ناظم کی ہدایت کی وجہ سے یا اس کے ذاتی فیصلے کی وجہ سے جب کوئی مالی یا دوسرا نقصان ہوا ہو یا کسی قسم کے اخراجات غیر قانونی اختیار کے تحت استعمال ہوئے ہوں، جبکہ ایسی ہدایات قانون ہذا یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون کی خلاف ورزی میں دی گئی ہوں تو اس کے لئے ضلع ناظم ذمہ دار ہوگا۔ دفعہ ۲۱ کے مطابق ضلع ناظم اپنے عہدے سے صوبے کے چیف ایگزیکٹو کو تحریراً استعفیٰ دے سکتا ہے۔

مال کا بے جا مجرمانہ تصرف

عام طور پر بے جا مجرمانہ تصرف سے مراد مال کا بدیانتی سے ناجائز قبضہ یا خرد برد کرنا یا ذاتی مفاد میں لانے کے لیے کسی مال میں تبدیلی کرنے کے ہیں۔ جب کہ قانون کے مطابق کسی مال میں بے جا تصرف اُس وقت ہوگا جب کوئی، کسی دوسرے شخص کے منقولہ مال کا قبضہ غیر قانونی ذریعے سے حاصل کرے تاکہ خود یا کسی دوسرے کو ایسا فائدہ دیا جا سکے جس کا قانونی حق نہ بنتا ہو مزید یہ کہ کسی مال میں بے جا مجرمانہ تصرف اُس وقت بھی ہوگا جب کوئی شخص کسی مال کا قبضہ جائز طریقے پر حاصل کرے مگر بعد میں اُس کی نیت بدل جائے یا اُس کی نیت میں فتور آ جائے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۳ اور دفعہ ۴۰۴ میں بے جا مجرمانہ تصرف سے متعلقہ جرائم اور سزاوں کی تفصیلات دی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

بددیانتی سے مال میں بے جا تصرف: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۳ کے مطابق جو کوئی شخص بددیانتی سے کسی منقولہ مال کو اپنے بے جا تصرف میں یا اپنے کام میں لائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی دو سال تک کی قید یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مثالیں:

(i) الف نے زید کے قبضے سے نیک نیتی سے اس کا مال لیا اور لیتے وقت یہ یقین کر لیا کہ وہ مال اس کا اپنا ہے، تو اس صورت میں الف چوری کا مرتکب نہیں ہوگا، لیکن اگر الف اپنی غلطی معلوم کر لینے کے بعد اس مال کو بددیانتی سے اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو وہ دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔

(ii) الف، زید سے دوستانہ مراسم رکھتا ہے۔ وہ زید کی لائبریری میں زید کی غیر موجودگی میں جاتا ہے اور زید کی ظاہری رضامندی کے بغیر ایک کتاب لے آتا ہے۔ اس صورت میں اگر الف نے یہ گمان کیا کہ کتاب پڑھنے کیلئے لی گئی ہے اور اسے زید کی ظاہری رضامندی حاصل تھی، تو الف نے چوری نہیں کی لیکن اگر الف بعد میں اپنے فائدے کیلئے کتاب بیچ دے تو الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔

(iii) الف اور ب ایک گھوڑے کے مشترکہ مالک ہیں۔ اگر الف گھوڑے کو کام میں لانے کی نیت سے اسے ب کے قبضہ سے لے لیتا ہے تو اس صورت میں چونکہ الف گھوڑے کو کام میں لانے کا حق دار ہے، اس لئے اس کا یہ فعل بددیانتی سے بے جا تصرف نہیں کہلائے گا، لیکن اگر الف گھوڑے کو بیچ ڈالے اور اس کی

قیمت کی تمام رقم اپنے استعمال میں لے آئے تو وہ دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔

وضاحت ۱: بددیانتی سے بے جا تصرف جو صرف وقتی طور پر کیا جائے، دفعہ ہذا کے معنوں میں بے جا تصرف ہوگا۔

مثال: الف، ایک گورنمنٹ پرامیسری نوٹ پاتا ہے جو زید کا ملکیتی ہے اور جس پر عبارت ظہری بلا نام لکھی ہوئی ہے۔ الف یہ جان کر کہ وہ نوٹ زید کی ملکیت ہے، اس کو قرض کی ضمانت میں ایک بینکر کے پاس اس نیت سے گروی رکھ دیتا ہے کہ مستقبل میں کسی وقت وہ اسے زید کو واپس کر دے گا، تو الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

وضاحت ۲: جو کوئی شخص، کوئی مال پائے جو کسی شخص کے قبضے میں نہ ہو، اور اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے حفاظت یا اس کے مالک کو واپس کرنے کیلئے اپنی تحویل میں رکھے تو وہ اس مال کو بددیانتی سے اپنی تحویل یا تصرف بے جا میں نہیں لاتا اور نہ ہی وہ جرم کا مرتکب ہے لیکن اگر وہ اس مال کو اپنے استعمال میں لائے جب کہ وہ اس کے مالک کو جانتا ہو یا مالک کو دریافت کر لینے کے ذریعے رکھتا ہو، یا اس سے پہلے کہ وہ مالک کو دریافت کرنے اور اس کو مطلع کرنے کیلئے معقول ذریعے کام میں لا چکا ہو اور ایک معقول مدت تک اس مال کو اپنی تحویل میں رکھا ہو تا کہ مالک کو اس کے اظہار حق کی مہلت ملی تو وہ متذکرہ بالا بیان کردہ جرم کا مرتکب ہوگا۔

یہ بات کہ کسی مقدمہ میں کون سے ذریعے یا کون سی مدت معقول ہے، ایک واقعاتی مسئلہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ مال پانے والا یہ جانے کہ اس مال کا مالک کون ہے یا کوئی خاص شخص اس کا مالک ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ مال کو اپنے تصرف میں لاتے وقت وہ یہ باور نہ کرتا ہو کہ وہ اس کا اپنا مال ہے یا نیک نیتی سے یہ باور نہ کرے کہ مال کا حقیقی مالک دستیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

مثالیں:

(i) الف شارع عام پر ایک روپیہ پاتا ہے اور اس کو یہ علم نہیں کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔ الف اس روپیہ کو اٹھا لیتا ہے تو اس صورت میں الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔

(ii) الف کو شارع عام پر ایک خط ملتا ہے جس میں ایک مہاجنی ہنڈی ہے۔ خط میں مندرجہ ہدایات اور اس کے مضمون سے الف دریافت کر لیتا ہے کہ وہ ہنڈی کس شخص کی ہے الف اس کو اپنے استعمال میں لے آتا ہے تو الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوا۔

(iii) الف زید کا روپوں کا بٹوہ گرتا دیکھ لیتا ہے۔ الف بٹوہ زید کو واپس کرنے کی نیت سے اٹھالیتا ہے مگر بعد ازاں وہ اسے اپنے استعمال میں لے آتا ہے الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

(iv) الف کو روپوں والا ایک بٹوہ ملتا ہے، اور یہ نہیں جانتا کہ وہ کس کا ہے اسے بعد میں پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ بٹوہ زید کا ہے اور پھر بھی اسے اپنے استعمال میں لے آتا ہے، تو الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوا۔

(v) الف کو ایک قیمتی انگوٹھی ملتی ہے اور نہیں جانتا کہ انگوٹھی کس کی ہے اور اس کے مالک کے دریافت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا اور اسے فوراً بیچ دیتا ہے تو الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

بددیانتی سے ایسے مال کا بے جا تصرف جو مرتے وقت کسی متوفی شخص کے قبضہ میں تھا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۴ کے مطابق جو کوئی کسی مال کو بددیانتی سے اپنے بے جا استعمال میں لائے یہ جانتے ہوئے کہ وہ مال کسی متوفی شخص کے قبضہ میں مرتے وقت تھا اور یہ کہ وہ مال اس وقت سے کسی ایسے شخص کے قبضے میں نہیں رہا ہے جو اس قبضہ کا قانوناً مستحق ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی تین برس کی قید اور جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی اور اگر مجرم شخص متوفی کی جانب سے اس کی وفات کے وقت کلرک یا ملازم کے طور پر مامور تھا تو قید کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

مثال: وفات کے وقت زید کے قبضہ میں فرنیچر اور نقد روپے تھے اس کا ملازم الف قبل اس کے کہ وہ روپیہ کسی ایسے شخص کے قبضہ میں جائے جو اس کا مستحق ہے روپیہ مذکور کو بددیانتی سے اپنے بے جا استعمال میں لے آتا ہے تو اس صورت میں الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

استحصال بالجبر

عام طور پر کسی دوسرے شخص کی چیز کو زبردستی حاصل کرنا یا ڈرا دھمکا کر لے لینا استحصال بالجبر کہلاتا ہے مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۸۳ سے لے کر ۳۸۹ تک میں استحصال بالجبر کی تعریف، مختلف صورتیں اور سزاؤں سے متعلقہ معاملات کو مفصل بیان کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

استحصال بالجبر کی تعریف: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۳ کے مطابق جو کوئی ارادے سے، کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دیگر شخص کے کسی نقصان کے خوف میں مبتلا کرے اور اس کے ذریعے سے اس شخص کو جس کو اس طرح خوف میں مبتلا کیا گیا ہو، اس بات کی بددیانتی سے ترغیب دے کہ وہ کوئی مال یا کفالت المال یا کوئی دستخطی مہر ثبت کردہ جو کفالت المال میں تبدیل ہوسکتی ہو، کسی شخص کے حوالے کرے تو وہ استحصال بالجبر کا ارتکاب کرے گا۔ مثلاً الف، ب کو دھمکائے کہ وہ اس کے خلاف ہتک آمیز مواد شائع کرے گا جب تک کہ وہ اس کو رقم نہیں دیتا۔ پس الف نے ب کو رقم دینے کی ترغیب دلائی لہذا الف نے استحصال بالجبر کا ارتکاب کیا ہے۔

استحصال بالجبر کی سزا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۴ کے مطابق جو کوئی استحصال بالجبر کا ارتکاب کرے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی تین برس تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

استحصال بالجبر کا ارتکاب کرنے کیلئے کسی شخص کو نقصان کے خوف میں مبتلا کرنا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۵ کے مطابق جو کوئی استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے یا ایسی دھمکی دینے کیلئے کوشش کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی دو سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

کسی شخص کو موت یا شدید ضرب کے خوف میں مبتلا کر کے استحصال بالجبر کرنا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۶ کے مطابق جو کوئی شخص کسی شخص کو خود اسے یا کسی دیگر کو موت یا شدید ضرب کے خوف میں مبتلا کر کے استحصال بالجبر کرے تو ایسے شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی دس سال تک کی قید یا جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی۔

استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو موت یا شدید ضرب کے خوف میں مبتلا کرنا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۷ کے مطابق جو کوئی استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو خود اس کی یا کسی دوسرے شخص کی موت یا شدید ضرب کے خوف میں مبتلا کرے یا ایسی کوشش کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سات برس تک کی قید اور جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی۔

استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے ایسے جرم کی تہمت لگانا جس کی سزا موت یا عمر قید وغیرہ ہو:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۸ کے مطابق جو کوئی اس طرح استحصال بالجبر کرے کہ کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے جرم کے ارتکاب یا اقدام کے خوف میں مبتلا کرے جس کی سزا موت یا عمر قید یا دس سال تک قید مقرر ہے یا اس بات کی تہمت لگانے کے خوف میں مبتلا کرے کہ اس شخص نے یا دیگر شخص نے کسی شخص کو کسی ایسے جرم کے ارتکاب کرنے کی ترغیب دینے کی کوشش کی ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی دس سال تک قید یا جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی اور اگر جرم ایسا ہو جو مجموعہ ہذا کی دفعہ ۳۷۷ کے تحت قابل سزا ہو تو اس کو عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو جرم کی تہمت لگانے کے خوف میں مبتلا کرنا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۹ کے مطابق جو کوئی استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے جرم کے ارتکاب یا کوشش کے الزام میں مبتلا کرے یا مبتلا کرنے کیلئے کوشش کرے یا ایسے خوف میں مبتلا کرنے کیلئے کوشش کرے جس کی سزا موت یا عمر قید یا دس سال تک قید کی سزا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی دس سال تک کی قید اور جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی۔ اور اگر وہ جرم مجموعہ ہذا کی دفعہ ۳۷۷ کے تحت قابل سزا ہو تو اس کو عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

سرقہ بالجبر

عام طور پر کسی دوسرے شخص کی ملکیتی منقولہ جائیداد مثلاً نقدی، زیورات، وغیرہ کو اس کے مالک کی مرضی اور اس کے علم میں لائے بغیر، بددیانتی سے لے لینا، چوری کہلاتا ہے۔ جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۷۸ کے مطابق جو کوئی، بددیانتی سے، منقولہ مال، کسی شخص کے قبضہ سے اس کی رضامندی کے بغیر اس منقولہ مال کو حاصل کرنے کیلئے حرکت دے، تو کہا جائے گا کہ اس نے چوری (سرقہ) کا ارتکاب کیا ہے۔

عرف عام میں کسی دوسرے شخص کی چیز کو زبردستی حاصل کرنا یا ڈرا دھمکا کر لے لینا استحصال بالجبر کہلاتا ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۳ کے مطابق جو کوئی ارادے سے، کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دیگر شخص کے کسی نقصان کے خوف میں مبتلا کرے اور اس کے ذریعے سے اس شخص کو جس کو اس طرح خوف میں مبتلا کیا گیا ہو، اس بات کی بددیانتی سے ترغیب دے کہ وہ کوئی مال یا کفالت المال یا کوئی دستخط شدہ یا مہر لگی ہوئی چیز جو کفالت المال میں تبدیل ہو سکتی ہو، کسی شخص کے حوالے کرے تو وہ استحصال بالجبر کا ارتکاب کرے گا۔

سرقہ بالجبر: عام طور پر سرقہ بالجبر کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی مرضی کے خلاف تشدد کے عمل سے یا اس کو خوفزدہ کر کے یا اس کو دہشت زدہ کر کے اس کے جسم سے یا اس کی موجودگی میں اس کا مال مجرمانہ نیت سے لے جایا جائے، سرقہ بالجبر کہلاتا ہے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۹۰ کے مطابق ہر سرقہ بالجبر (robbery) میں چوری یا استحصال بالجبر پایا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب سرقہ بالجبر کا جرم ہوتا ہے تو اول اس میں دھوکے سے کسی کا مال ہتھیانے کے عمل یعنی چوری کے جرم یا دوئم زبردستی یا ڈرا دھمکا کر یعنی استحصال بالجبر کے جرم کا شامل ہونا ضروری ہے۔

کب چوری سرقہ بالجبر ہے: چوری "سرقہ بالجبر" ہوگی اگر چوری کے ارتکاب کیلئے یا چوری کے ارتکاب یا اس مال کے لے جانے، یا لے جانے کے اقدام میں جو چوری (سرقہ) سے حاصل کیا گیا ہے، مجرم اس غرض سے بالا ارادہ کسی شخص کی ہلاکت یا ضرب یا مزاحمت بے جا کا یا فوری ہلاکت، فوری ضرر پہنچانے یا فوری مزاحمت بے جا کرنے کے خوف میں مبتلا کرنے کا باعث ہو یا اس کا باعث ہونے کی کوشش کرے۔

کب استحصال بالجبر سرقہ بالجبر ہے: استحصال بالجبر، "سرقہ بالجبر" ہوتا ہے جب مجرم استحصال بالجبر کے ارتکاب کے وقت خوف زدہ شخص کے سامنے موجود ہو اور اس شخص کو خود اپنے یا کسی دوسرے شخص کے فوراً ہلاک یا فوراً زخمی یا مزاحمت بے جا برداشت کرنے کے خوف میں مبتلا کرنے سے استحصال بالجبر کا مرتکب ہو اور اس طرح خوف میں مبتلا کرنے سے اس طرح سے خوفزدہ شخص سے چھینی گئی شے کے اسی وقت اور اسی جگہ حوالہ کردینے کی ترغیب دے۔

وضاحت: مجرم کو موجود کہا جائے گا اگر وہ اتنا نزدیک ہو جو اس دوسرے شخص کے فوری ہلاک ہونے، زخمی ہونے یا فوری مزاحمت بے جا کے خوف میں مبتلا کرنے کیلئے کافی ہو۔

مثالیں: (۱)۔الف، زید کو پکڑ کر نیچے دبالیتا ہے اور زید کے کپڑوں سے زید کی رقم اور زیور، زید کی مرضی کے خلاف لے لیتا ہے۔ یہاں الف نے چوری کا ارتکاب کیا اور چونکہ ایسی چوری کے ارتکاب کیلئے دھوکے سے اس نے زید کی ارادے سے مزاحمت بے جا کی اس لئے الف سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(۲)۔ الف، ایک اونچی شارع پر زید اور اس کے بچے سے ملتا ہے۔ الف، زید کے بچے کو پکڑ لیتا ہے اور زید کو دھمکی دیتا ہے کہ اگر وہ اپنا بٹوہ اس کے حوالے نہ کرے گا تو وہ بچے کو اونچائی سے نیچے گرادے گا۔ ان حالات میں زید اپنا بٹوہ الف کے حوالے کردیتا ہے۔ الف نے بٹوہ جبر سے حاصل کیا۔ یہاں الف نے زید کو، وہاں پر موجود بچے کو زخمی کرنے کے خوف میں مبتلا کرکے زید سے اس کا بٹوہ استحصال بالجبر سے لیا اس لئے الف نے زید پر سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا۔

سرقہ بالجبر کی سزا: تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۹۲ کے مطابق جو کوئی سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا ہو اس کو کم از کم تین سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال قید سخت اور جرمانہ کی سزائیں دی جائیں گی اور اگر سرقہ بالجبر کا ارتکاب شارع عام پر ہوا ہے تو قید میں چودہ سال تک توسیع کی جاسکتی ہے۔

سپریم کورٹ کا اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا اختیار

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 188 کے تحت سپریم کورٹ اپنے ہی فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی مجاز ہے۔ آرٹیکل 188 میں بیان کیا گیا ہے کہ "مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے کسی ایکٹ اور عدالت عظمٰی کے وضع کردہ کسی قواعد کے احکام کے تابع، عدالت عظمٰی کو اپنے صادر کردہ کسی فیصلے یا دیئے ہوئے کسی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہوگا"۔ آرٹیکل ہذا کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان با اختیار ہے کہ وہ اپنے ہی فیصلے پر نظر ثانی کرے، اس میں تبدیلی کرے یا اس فیصلے کو منسوخ کرے۔ سپریم کورٹ کے قواعد مجریہ ۱۹۸۰ء (Supreme Court Rules 1980) میں نظر ثانی (Review) کے لئے یہ رہنما اصول دیا گیا ہے کہ یہ نظر ثانی ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء اور ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے حکم XLVII کے قاعدہ ۱ کے تحت وجوہات پر کی جائے گی جو کہ بادی النظر میں کسی نئے اور اہم امر شہادت کے سامنے آنے پر یا دستیاب ریکارڈ میں بظاہر کسی غلطی یا تکنیکی غلطی یا قانونی غلطی یا کسی دیگر معقول وجہ کے معلوم ہونے سے متعلق ہو سکتی ہیں اور ماسوائے وجوہات بالا کی موجودگی کے کوئی نظر ثانی کی درخواست قابلِ سماعت نہیں ہے۔

سپریم کورٹ اسلام آباد کے ریکارڈ کے مطابق 2000ء سے لے کر 2005ء تک 330 فوجداری نظر ثانیاں (Criminal Review Petitions) دائر کی گئیں جبکہ ان میں صرف 4 منظور کی گئیں اور 235 نامنظور کی گئیں جو بغیر کسی معقول وجہ کے دائر کی گئی تھیں جبکہ 91 تاحال زیر التواء (Pending) ہیں اس طرح منظور ہونے والی نظر ثانیوں کا تناسب صرف 1.67 فیصد ہے۔

اس طرح 2000ء سے 2005ء تک دیوانی نظر ثانیاں (Civil Review Petitions) 1907 دائر کی گئیں، جن میں سے 1401 نامنظور کی گئیں اور صرف 17 منظور کی گئیں جبکہ 489 زیر التواء ہیں۔ تقابلی جائزہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ منظور ہونے والی نظر ثانی کی درخواستوں کی تعداد بہت کم ہے اور منظوری کا تناسب صرف 1.99 بنتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان نظر ثانیوں (Review Petitions) کی اکثریت بغیر کسی معقول وجہ کے دائر کی گئی تھی۔

مندرجہ بالا حقائق سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلاجواز نظر ثانیاں (Review Petitions) چاہے وہ کریمنل ہوں یا سول نہ صرف عدالت عظمٰی کا قیمتی وقت ضائع کرتی ہیں بلکہ ان سے فریقین کا قیمتی سرمایہ اور وقت بھی ضائع ہو رہا ہے اور وہ بے سکونی اور ذہنی انتشار کا شکار رہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ اپنا قیمتی سرمایہ اور وقت محض اس لئے

ضائع کرتے ہیں کیونکہ وہ قانون اور عدالت کے طریقہ کار سے ناواقف ہیں۔

بنیادی طور پر مروجہ طریقہ کار میں کسی فیصلہ پر نظر ثانی کی گنجائش (Scope) بہت کم ہے۔ لہذا نظر ثانی کی درخواست اس وقت دائر کرنی چاہیے جب اس میں ٹائپنگ کی غلطی یا تکنیکی غلطی یا قانونی غلطی ہو یا سابقہ کسی فیصلہ میں وضع شدہ اصول کی خلاف ورزی کی گئی ہو یا ایسی کوئی تکنیکی غلطی ہو جس کو واقعتاً انسانی غلطی (Human error) سمجھا جاسکتا ہو۔ لہذا بوقت مشاورت ودائری درخواست نظر ثانی ان حقائق کو مدنظر رکھنا چاہیے تاکہ خواہ مخواہ کی مقدمہ بازی سے بچا جا سکے۔

حلف کا قانون وطریقہ کار

عدالت میں گواہی کے لفظ کے ساتھ حق ثابت کرنے کیلئے سچی خبر دینے کو شہادت کہتے ہیں۔ کسی بھی امر کو ثابت کرنے کیلئے شہادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہادت کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

۱۔ گواہی

۲۔ اقرار

۳۔ حلف بالیمین

اگر مدعی مدعا علیہ کے خلاف دعویٰ دائر کرنا چاہتا ہو تو اسکے پاس اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے گواہان وغیرہ کا ہونا ضروری ہے۔ تاہم اگر مدعی کے پاس گواہان موجود نہ ہوں تو وہ حقوق سے متعلق اپنے کسی دعوے کو ثابت کرنے کیلئے حلف اٹھائے گا۔ حلف قسم اٹھانے کو کہتے ہیں۔ قسم حلف اٹھانے والے شخص کے مذہبی عقیدہ اور رواج کے مطابق دی جاتی ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق ایسے کسی دعوے کو جسکے حق میں کوئی گواہی یا ثبوت موجود نہ ہو خارج یا رد نہیں کیا جا سکتا بلکہ عدالت مدعا علیہ سے کہے گی کہ وہ حلف اٹھائے۔ اگر مدعا علیہ حلف اٹھانے سے انکار کر دے تو یہ ذمہ داری مدعی پر منتقل ہو جاتی ہے۔ اگر وہ حلف اٹھائے تو فیصلہ مدعی کے حق میں کر دیا جاتا ہے۔ حقوق کی حفاظت کیلئے حلف کا مذکورہ قانون کچھ فرق کے ساتھ شہادت کے رائج الوقت قانون میں بھی موجود ہے۔

رائج الوقت قانون حلف:۔

پاکستان میں نافذ العمل قانون شہادت آرڈر ۱۹۸۴ء کے آرٹیکل ۱۶۳ میں ایسے دعوؤں کی صورت میں حلف کا طریقہ کار ذکر ہے۔ اس آرٹیکل کی رو سے جب کوئی مدعی اپنے دعویٰ کی تائید میں حلف اٹھائے تو عدالت مدعی کی درخواست پر مدعا علیہ کو طلب کر کے اس کو حلفیہ طور پر اس دعویٰ کی تردید کرنے کیلئے کہے گی۔ عدالت اگر مناسب سمجھے تو اخراجات اور دوسرے امور سے متعلق بھی کسی قسم کا مناسب حکم جاری کرے گی۔ اس آرٹیکل کا اطلاق ان قوانین پر نہیں ہوتا جنکا تعلق حدود کے نفاذ سے یا دوسرے فوجداری مقدمات سے ہو۔

کسی بھی ایسے مقدمے کا فیصلہ آرٹیکل ۱۶۳ کے تحت حلف کی بنیاد پر اس صورت میں ممکن ہوگا جب مدعی کے پاس کوئی شہادت موجود نہ ہو اور اس نے اپنے مطالبے کے حق میں حلف اٹھایا ہو۔ جب مدعی حلف اٹھاتا ہے اور مدعا علیہ بھی حلف اٹھا کر مطالبے کی نفی کرتا ہے تو ایسی صورت میں مدعی کا مطالبہ مسترد ہو جاتا ہے۔

طبابت یونانی ایورویدک اور ہومیوپیتھی سے منسلک پیشہ ور افراد کے حقوق اور ذمہ داریاں

ہر مہذب معاشرے میں انسانی جسم وجان کی حفاظت کا بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے دیگر کے علاوہ طب کے پیشے سے منسلک افراد کی تعلیم وتربیت کا بندوبست کرنے انکے حقوق وفرائض کو تعین کرنے اور ان کو باقاعدہ رجسٹر کرنے کے لئے قوانین وضع کئے گئے ہیں۔ قانون برائے طبابت یونانی ایورویدک وہومیوپیتھی مجریہ ۱۹۶۵ء میں ان پیشوں سے منسلک افراد کی رجسٹریشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے، انکے حقوق وفرائض کا تعین کیا گیا ہے اور اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

رجسٹریشن:

ان پیشوں سے منسلک افراد کیلئے پریکٹس کرنے سے پہلے رجسٹریشن کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس قانون کی دفعہ ۲۴ کے تحت رجسٹریشن کا طریقہ کار دیا ہوا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے ہر وہ شخص جس نے کسی منظور شدہ ادارے سے طبابت یونانی ایورویدک ہومیو پیتھک کا امتحان پاس کیا ہو وہ رجسٹریشن کیلئے درخواست دے سکتا ہے جس پر وفاقی حکومت نیشنل کونسل طب اور ہومیوپیتھی کے مشورے سے اگر مناسب سمجھے تو اسکو رجسٹر کرتی ہے۔

مراعات اور ذمہ داریاں:

اس قانون کی دفعہ ۳۳(۱) کی رو سے رجسٹرڈ پیشہ ور طبیب کو کچھ مراعات دی گئیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(اے) اسکو بطور فزیشن یا میڈیکل آفیسر کسی بھی ایسی یونانی ایورویدک یا ہومیوپیتھی ڈسپنسری، ہسپتال یا انفرمری وغیرہ میں تعینات کیا جا سکتا ہے جو حکومت یا کسی لوکل اتھارٹی کے تعاون یا گرانٹ سے چل رہی ہو۔ اسی طرح کسی ایسے پبلک ادارے میں بھی اسکو تعینات کیا جا سکتا ہے جہاں علاج کا مذکورہ نظام موجود ہو۔

(بی) کونسل کے الیکشن کیلئے ووٹ دے سکتا ہے۔

(سی) کورٹ کے ذریعے فیس وصول کر سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے کوئی بھی پیشہ ور طبیب جو کہ رجسٹرڈ ہو یا اسکا نام متعلقہ لسٹ میں موجود ہو دوائیاں

زخیرہ نہیں کرسکتا نہ استعمال کرسکتا ہے اور نہ بیچ سکتا ہے سوائے انکے جنکی وفاقی حکومت نے اجازت دی ہو۔

ذیلی دفعہ (۴) کی رو سے کوئی بھی پیشہ ور طبیب جو کہ رجسٹرڈ ہو یا جسکا نام لسٹ میں مندرج ہو اس ضابطہ اخلاق کی پابندی کرے گا جو کونسل نے وفاقی حکومت کی منظوری سے تیار کیا ہے۔

اس قانون کے تحت جرائم اور انکی سزا:

دفعہ ۳۶ کی رو سے جو شخص مذکورہ دفعہ (۲) ۳۳ کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ سزائے قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد سات سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کا مستوجب ہوگا جسکی مقدار ایک لاکھ تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۳۷ کی رو سے کوئی بھی ایسا شخص جو کہ رجسٹرڈ نہ ہو یا اسکا نام متعلقہ لسٹ میں شامل نہ ہو پریکٹس نہیں کر سکتا نہ خود کو مذکورہ پیشوں میں سے کسی پیشے کے ماہر کے طور پر متعارف کرسکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے ایسا کوئی پیشہ ور کسی ایسے سرٹیفکیٹ پیدائش یا وفات پر دستخط یا انکی تصدیق نہیں کرے گا جسکی تصدیق کسی قانون یا قاعدے کی رو سے کسی مستند میڈیکل ڈاکٹر سے کرانا مطلوب ہو اور نہ وہ ایسے کسی میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ یا فزیکل فٹنس سرٹیفکیٹ یا سرٹیفکیٹ وفات کی تصدیق کرے گا۔ اسی طرح کوئی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سرجری نہیں کرے گا۔

دفعہ ۳۸ کی رو سے اس قانون کے تحت مجاز ہیئت یا ادارے کے علاوہ کوئی بھی فرد کوئی ایسی ڈگری/ڈپلومہ یا لائسنس جاری کرنے کا مجاز نہیں ہے جو کہ اس شخص کو پریکٹس کرنے کا قابل بنادے نہ وہ ایسی ڈگری ڈپلومہ یا لائسنس کی ہم شکل یا اسکی نقل ایسی ڈگری، ڈپلومہ یا لائسنس جاری کرسکتا ہے۔

جو شخص اس دفعہ کی مشمولات کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا تو وہ ایک ہزار روپے تک جرمانے کا مستوجب ہوگا اور اگر ایسی خلاف ورزی کسی ایسوسی ایشن نے کی ہو تو اسکا ہر ممبر بھی، جس نے جانتے بوجھتے یا دانستہ ایسی خلاف ورزی کی اجازت دی ہو ایک ہزار روپے تک جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

ہرجانہ اور بذریعہ عدالت اُس کا حصول

فعل بے جا (Tort) کے مقدمات میں دادرسی کی عام صورت ہرجانہ (Damages) ہے۔ ہرجانہ سے مراد وہ رقم ہے جو ضرر رسیدہ شخص اس مضرت کے معاوضہ میں پانے کا مستحق ہوتا ہے جو کسی دوسرے شخص کے کسی فعل یا کوتاہی یا غفلت کی وجہ سے اس کی ذات یا جائیداد یا ان سے متعلق کسی اور حق کو پہنچی ہو۔ ہرجانہ محض مالی نقصان کی بابت نہیں دلایا جا سکتا بلکہ ایسی صورتوں میں بھی دلایا جاتا ہے جہاں کسی کے احساسات مجروح ہوئے ہوں یا شہرت عامہ یا ساکھ کو نقصان پہنچا ہو یا اسے کسی جسمانی یا ذہنی کرب میں مبتلا کیا گیا ہو۔ ہرجانے کے حصول کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ مضرت عمداً پہنچائی گئی ہو تاہم یہ ضروری ہے کہ عدالت اسے مضرت قرار دے۔ ہرجانہ دلانے کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ ضرر رسیدہ شخص کو مضرت کے معاوضہ میں ہرجانہ دلایا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ ایسے شخص یا جائیداد کو سابقہ پوزیشن پر بحال کیا جائے۔

ہرجانے کیلئے دعویٰ :

فعل بے جا کے مقدمے میں دادرسی کیلئے ضرر رسیدہ شخص دیوانی عدالت میں دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں تمام ہرجانہ ایک بار طلب کرے کیونکہ یہ ایک طے شدہ قاعدہ ہے کہ کسی ایک امر واقعہ کی بنیاد پر ایک ہی بار دعویٰ دائر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم جسمانی مضرت کی صورت میں ضرر رسیدہ شخص کی غیر یقینی طبعی حالت کا لحاظ رکھتے ہوئے عدالت ہرجانے کی قسط وار ادائیگی کا حکم جاری کر سکتی ہے جس کی مالیت پر دادخواہ کی طبعی حالت اور روپے کی قدر کی مناسبت سے نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ البتہ اگر فعل بے جا کے کسی ایک ہی واقعے کے نتیجے میں دو مختلف طرح کے حقوق متاثر ہوئے ہوں مثلاً ضرر رسیدہ شخص زخمی بھی ہوا ہو اور اس کا مالی نقصان بھی ہوا ہو تو ایسی صورت میں ایک ہی بنائے دعویٰ کی بنیاد پر دو دعوے دائر کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات فعل بے جا کے مقدمہ میں ایک طرح کے حق کی خلاف ورزی کے باوجود بنائے دعویٰ دو یا دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں الگ الگ مقدمات دائر کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً کسی کی زمین پر دو مختلف مواقع پر مداخلت بے جا کرنا یا کسی کے خلاف دو یا دو سے زیادہ مواقع پر توہین آمیز بیان شائع کرنا۔

ہرجانے کی درجہ بندی :

روائتی طور پر ہرجانے کو دو بڑے درجوں یعنی عام اور خاص میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہرجانہ عام {General}

damages) وہ ہے جو عدالت کی نظر میں مدعا علیہ کے فعل کا قدرتی اور اغلب نتیجہ سمجھا جاتا ہو اور جس کے اثبات کیلئے شہادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جبکہ ہرجانہ خاص (Special damages) عدالت کی نظر میں اس ناجائز فعل کا منطقی نتیجہ باور نہیں کیا جاتا اس لئے ضروری ہے کہ اسے عرضی دعویٰ میں بطور خاص طلب کیا جائے اور اس کے ثبوت کیلئے شہادت پیش کی جائے۔ اسی طرح ہرجانے کی تقسیم جسمانی مضرت کے مقدمات میں اس لحاظ سے بھی کی گئی ہے کہ مضرت کی مالیت کا صحیح اندازہ لگانا ممکن ہے یا نہیں۔ اس تقسیم کے لحاظ سے ہرجانہ خاص کا تعلق اس نقصان سے ہے جس کی مالی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم ہرجانہ خاص کی اصطلاح مدعی کو پہنچنے والے نقصان کے اس خاص جزو کیلئے مخصوص ہوگئی ہے جو بالصراحت اس پر واقع ہونے والے مضرت کا نتیجہ نہیں ہوتا اور دعویٰ میں مدعا علیہ کو اس کا نوٹس دینا ضروری ہوتا ہے۔ یعنی عام ضرر وہ ہے جس کا واقع ہونا قیاس یا فرض کیا جائے گا جبکہ ضرر خاص ایسا ضرر ہے جو وقوعہ کے خاص حالات کا نتیجہ ہوتا ہے اور مدعی کیلئے دعوے میں اس کا ہرجانہ طلب کرنا بھی ضروری ہے۔

ہرجانے کی قسمیں :

مندرجہ بالا مذکورہ درجہ بندی کے علاوہ ہرجانے کی حسب ذیل قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) آہانت آمیز ہرجانہ (contemptuous damages) :

اگر عدالت کی نظر میں معاملہ اتنی معمولی نوعیت کا ہو کہ اس کو عدالت کے سامنے لانا مناسب نہ ہو تو ایسی صورت میں عدالت مدعی کے حق میں توہین آمیز حد تک کم ہرجانے کا فیصلہ کرتی ہے جسے آہانت آمیز ہرجانہ کہتے ہیں۔ ایسا ہرجانہ عموماً ان مقدمات میں عائد کیا جاتا ہے جن میں مدعی قانوناً تو نہیں لیکن اخلاقاً اس سلوک کا مستحق ہوتا ہے جو مدعا علیہ نے اس کے ساتھ کیا ہے۔

(۲) معمولی ہرجانہ (normal damages) :

اگر مدعی کے کسی قانونی حق کی خلاف ورزی ہوئی ہو لیکن اس کا کوئی حقیقی نقصان نہ ہوا ہو تو عدالت اسے معمولی ہرجانہ دلا سکتی ہے۔ معمولی ہرجانہ فعل بے جا کے ان مقدمات میں دلایا جاتا ہے جو قابل چارہ جوئی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں مدعی کے کسی قانون حق کی خلاف ورزی کی گئی ہوتی ہے لیکن حقیقی نقصان نہ ہونے کی وجہ سے اسے معمولی ہرجانہ دلایا جاتا ہے۔

(۳) ہرجانہ تعویضی (compensatory damages) :

فعل بے جا کے اکثر مقدمات میں ہرجان کی نوعیت تعویضی ہوتی ہے۔ عدالت کی کوشش ہوتی ہے کہ حتیٰ الوسع

متاثرہ شخص یا جائیداد اپنی سابقہ حالت پر بحال ہو۔ کسی ضرر رساں فعل یا ترک فعل سے غیر منقولہ جائیداد کو نقصان پہنچنے کی صورت میں ضرر رسیدہ شخص اتنے ہرجانے کا مستحق ہے جس سے اسے پہنچنے والے نقصان کی تلافی ہو جائے۔ اس اصول کے تحت ضرر رسیدہ شخص ضرر سے پہلے اور اس کے بعد جائیداد کی قدر و قیمت میں پڑنے والے فرق کے بقدر معاوضہ وصول کرنے کا مستحق ہے۔ اسی طرح ضرر رسیدہ شخص اس رقم کا بھی مستحق ہے جو جائیداد کی سابقہ حالت پر بحال کرنے کیلئے اس کی مرمت پر وہ خرچ کرتا ہے۔

(۴) متوقع ہرجانہ (prospective damages) :

متوقع ہرجانہ اس نقصان سے متعلق ہوتا ہے جو فی الحقیقت وقوع میں آیا تو نہیں لیکن مدعا علیہ کے غلط فعل کے نتیجے میں وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔

(۵) ہرجانے کی پیمائش :

ہرجانے کا فیصلہ کرتے وقت عدالت اس ہرجانے کی مقدار کا اندازہ لگاتی ہے جو ضرر رسیدہ شخص مدعا علیہ سے حاصل کرنے کا حقدار ہوتا ہے۔ ہرجانے کی مقدار کا صحیح اندازہ لگانے کا دارومدار ہر مقدمے کے واقعات و حالات پر ہے تاہم اس سلسلے میں اصول یہ ہے کہ ہرجانہ عام کو ثابت کرنے کیلئے شہادت ضروری نہیں جبکہ ہرجانہ خاص صرف اس وقت دلایا جاتا ہے جب اسے طلب اور ثابت کیا جائے۔ تاہم غیر معمولی امور جیسے جسمانی تکلیف یا ضرر کی صورت میں مدعی معاوضہ بھی حاصل کر سکتا ہے۔ فعل بے جا کے مقدمات میں مدعی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مدعا علیہ کی طرف سے سرزد ہونے والے فعل کے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان کو کم کرنے کیلئے ضروری حفاظتی تدابیر عمل میں لائے بصورت دیگر وہ اس نقصان کیلئے صرف اتنے ہرجانے کا مستحق ہوگا جس سے ضروری احتیاط کے نتیجے میں بچا جا سکتا تھا۔

کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی غرض سے پبلک سرونٹ کو غلط معلومات فراہم کرنے اور پبلک سرونٹ کو نقصان پہنچانے کی دھمکی کی صورت میں سزا

ہمارے ملکی قوانین میں ایک طرف اگر پبلک سرونٹس کو تحفظ فراہم کرنے کا پورا پورا بندوبست کیا گیا ہے تا کہ وہ بغیر کسی خوف وخطر کے دلجمی سے اپنے فرائض ادا کر سکیں تو دوسری طرف ایسے فرائض منصبی میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے یا اثر انداز ہونے کی کوشش کرنے یا انہیں دھمکی دینے کو قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۱ کی رو سے پبلک سرونٹ کا اطلاق حسب ذیل اہلکاران پر ہوتا ہے۔

پبلک سرونٹ :

پبلک سرونٹ کے لفظ سے ہر وہ شخص مراد ہے جو مندرجہ ذیل اقسام میں سے کسی ایک قسم میں داخل ہو۔

۱۔ ہر ایک کمیشن یافتہ افسر جو بری، بحری یا ہوائی فوج میں اس صورت میں ملازم ہو کہ وہ مرکزی یا صوبائی حکومت کے تحت کسی خدمت پر مامور ہو۔

۲۔ ہر ایک جج

۳۔ عدالت انصاف کا ہر ایک عہدہ دار جس کا بحیثیت ایسا عہدہ دار ہونے کے یہ فرض ہو کہ کسی قانونی یا واقعاتی امر کی تفتیش کر کے رپورٹ کرے یا کوئی دستاویز مرتب کرے یا اس کی تصدیق کرے یا اپنی حفاظت میں رکھے یا کسی مال کو اپنی تحویل میں لے یا ٹھکانے لگائے یا کسی عدالتی حکم نامے کا اجراء کرے یا کسی قسم کا حلف دلائے یا ترجمانی کرے یا عدالت میں نظم ونسق رکھے اور ہر وہ شخص جس کو عدالت انصاف کی طرف سے ایسی خدمات میں سے کوئی کام سرانجام دینے کا خاص طور پر اختیار دیا گیا ہو۔

۴۔ ہر ایک اہل جیوری، تشخیص کنندہ یا رکن پنچایت جب کہ وہ عدالت انصاف یا پبلک سرونٹ کی امداد کر رہا ہو۔

۵۔ ہر ثالث یا دیگر شخص جسے عدالت انصاف کی جانب سے کسی حاکم کی جانب سے کوئی مقدمہ یا معاملہ فیصل کرنے یا کیفیت لکھنے کے لئے سپرد ہوا ہو۔

۶۔ ہر وہ شخص جو باعتبار عہدہ کسی شخص کو قید کرنے یا قید میں رکھنے کا مجاز ہو۔

۷۔ ہر ایک سرکاری عہدہ دار جس پر بحیثیت اس عہدہ کے لازم ہے کہ جرائم کی روک تھام کرے یا جرائم کی اطلاع دے یا مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لائے یا عوام الناس کی تندرستی، عافیت یا آرام اور آسائش کی حفاظت کرے۔

۸۔ ہر ایک افسر جس کے فرائض میں بحیثیت ایسے افسر کے یہ شامل ہو کہ وہ حکومت کی طرف سے کوئی مال پیمائش یا معاہدہ کرنے، وصول کرے یا خرچ کرے یا مال کے حکم نامہ کی تکمیل کرانا ہو اور اس کے علاوہ حکومت کے مالی مفادات پر اثر انداز ہونے والے کسی افسر کی تفتیش یا رپورٹ کرنا ہو یا حکومت کے مالی مفاد کے تحفظ کے متعلق کسی قانون سے انحراف کو روکنا ہو اور ہر ایک افسر جو حکومت کی ملازمت میں ہو یا اس سے تنخواہ پاتا ہو اور کسی پبلک ڈیوٹی کے عوض فیس یا کمیشن بطور معاوضہ ملتی ہو۔

۹۔ ہر ایک افسر جس کا فرض بحیثیت ایسے افسر کے کوئی مال وصول کرنا، خرچ کرنا یا کسی گاؤں، قصبہ ضلع کی مشترک دنیاوی غرض کے لئے کوئی پیمائش، ریٹ یا ٹیکس عائد کرنا ہو یا ایسی دستاویز جو گاؤں، قصبہ ضلع کے لوگوں کے حقوق سے متعلق ہو مرتب کرنا، تصدیق کرنا یا پاس رکھنا ہو۔

۱۰۔ ایسا افسر جس کو یہ اختیار ملا ہو کہ وہ انتخابی فہرستیں تیار کر کے شائع کرے، ریکارڈ میں رکھے یا ان پر نظر ثانی کرے یا انتخاب یا انتخاب کا جز کرائے۔

دفعہ ۱۸۲ تعزیرات پاکستان:

دفعہ ۱۸۲ کی رو سے اگر کوئی شخص پبلک سرونٹ کو ایسی معلومات فراہم کرتا ہے جسے وہ جھوٹی جانتا ہو یا باور کرتا ہو اور اس بات کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ اس کی وجہ سے اس پبلک سرونٹ سے کوئی ایسا کام کرائے جو اسے نہیں کرنا چاہیے یا ایسا کام ترک کرائے جو اسے کرنا چاہیے یا اس پبلک سرونٹ کے جائز اختیارات کسی شخص کو نقصان پہنچانے کیلئے استعمال کرائے تو ایسے شخص کو چھ ماہ تک کے لیے کسی بھی قسم کی قید دی جائے گی یا تین ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

دفعہ ۱۸۹ تعزیرات پاکستان:

دفعہ ۱۸۹ کی رو سے اگر کوئی شخص کسی پبلک سرونٹ کو یا کسی ایسے شخص کو جس کی نسبت وہ باور کرتا ہو کہ اس میں پبلک سرونٹ کوئی دلچسپی رکھتا ہے کوئی دھمکی دے تا کہ اسے کوئی فعل سرانجام دینے یا نہ دینے یا اس میں تاخیر کرنے پر ابھارے جو اس کے فرائض منصبی سے متعلق ہو تو ایسے شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۲۷۹۱ء کے پیراگراف ۲۲، ۲۳اور ۲۴ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تناظر میں

ہر معاشرے میں مال و دولت کی منصفانہ تقسیم کی افادیت اور اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ دین اسلام میں بھی مال و دولت کے چند ہاتھوں میں اکٹھا ہونے کو ناپسند کیا گیا ہے اور مال و دولت کی منصفانہ تقسیم پر زور دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی جائیداد میں کسی بھی حصے کا مالک ہو تو اسے اسلامی اصولوں کے مطابق یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا حصہ تقسیم کرا کے الگ کرا لے لیکن لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۲۷۹۱ء کا پیراگراف نمبر ۲۲ مشترک ملکیت کی زمین جو گزارے کی مقدار کے برابر یا اس سے کم ہو کی تقسیم پر پابندی عائد کرتا ہے اور اس کی یہ مصلحت بیان کی جاتی ہے کہ گزارے کی مقدار اور کفائتی مقدار سے کم زرعی رقبے، پیداوار میں کمی کا باعث ہوتے ہیں۔

لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۲۷۹۱ء کے پیراگراف نمبر ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ میں دیئے گئے احکام کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

پیراگراف نمبر ۲۲:

(۱) ایسی مشترک ملکیت کی زمین (joint holding) جو گزارے کی مقدار (subsistence holding) کے برابر یا اس سے کم ہو اس کو کسی بھی حال میں تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

(۲) ایسی مشترک ملکیت کی زمین جو گزارے کی مقدار سے زیادہ لیکن کفائتی مقدار (economic holding) سے کم ہو اس کو اس طرح تقسیم نہیں کیا جائے گا کہ تقسیم کے نتیجے میں کسی شریک کی کل ملکیت اس کی پہلے سے مملوکہ زمین شامل کر کے گزارے کی مقدار سے کم رہ جائے۔

(۳) ایسی مشترک ملکیت کی زمین جو کفائتی مقدار کے برابر ہو اس کو کسی بھی حالت میں تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

(۴) ایسی مشترک ملکیت کی زمین جو کفائتی مقدار سے زائد ہو اس طرح تقسیم نہیں کی جائے گی کہ تقسیم کے نتیجے میں کسی بھی شریک کی کل ملکیت اس کی پہلے سے مملوکہ زمین کو شامل کر کے کفائتی مقدار کے برابر نہ رہے یا کسی ایک شریک کی ملکیت گزارے کی مقدار سے کم رہ جائے۔

(۵) اس پیراگراف کے مذکورہ بالا احکام کی خلاف ورزی میں جو تقسیم کی جائے گی وہ کالعدم ہوگی۔

پیراگراف نمبر۲۳:

(۱) ایسی مشترک ملکیت کی زمین جس کی تقسیم کی پیراگراف نمبر۲۲ کے تحت اجازت نہ ہو اس کو ایک یونٹ سمجھا جائے گا۔

(۲) اگر مشترک ملکیت زمین کے انتظام کے حوالے سے کوئی تنازع ہو:

(الف) تو مشترک مالکان آپس میں سے کسی ایک کو منتخب کر لیں گے، جو اس زمین کی دیکھ بھال کرے گا اور باقی اس سے اپنا حصہ وصول کریں گے؛ یا

(ب) اگر مشترک مالکان کسی کو بھی منتخب نہیں کر سکتے تو وہ اپنے ضلع کے کلکٹر سے درخواست کریں گے کہ وہ کسی ایک کو مشترک مالکان میں سے منتخب کر دے جو اس زمین کی دیکھ بھال کرے۔

(۳) اگر کمیشن یہ سمجھے کہ شراکت داروں کے مابین مشترکہ انتظام ممکن نہیں تو کمیشن مقررہ طریقہ کار کے مطابق متعین شدہ معاوضے کی ادائیگی کر کے اراضی کا قبضہ حاصل کر سکتا ہے۔

پیراگراف نمبر۲۴:

(۱) اگر کوئی شخص جس کے پاس زمین کفایتی مقدار سے زیادہ ہو تو اس کو اجازت نہیں کہ وہ اس کو اس طرح بیع، ھبہ یا رہن کے ذریعے منتقل کرے کہ اس انتقال کے نتیجے میں یہ زمین کفایتی مقدار سے کم رہ جائے تاہم وہ اپنی زمین کو مکمل طور پر منتقل کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کفایتی مقدار کے برابر زمین کا مالک ہو تو وہ اُسے بیع، ھبہ، رہن یا کسی اور طرح سے اُس کا کچھ حصہ منتقل نہیں کر سکتا، تاہم وہ اپنی زمین کو مکمل طور پر منتقل کر سکتا ہے۔

(۳) اگر کوئی شخص گزارے کی مقدار سے زیادہ لیکن کفایتی مقدار سے کم زمین کا مالک ہو تو وہ بیع، ھبہ، رہن یا کسی اور طرح سے اُس کا کچھ حصہ منتقل نہیں کر سکتا، جس کے نتیجہ میں اُس کے پاس گزارے کی مقدار سے کم زمین رہ جائے۔ تاہم وہ اپنی زمین کو مکمل طور پر منتقل کر سکتا ہے۔

(۴) اگر کوئی شخص جس کے پاس گزارے کی مقدار سے کم زمین ہو تو اس کو اجازت نہیں کہ وہ بیع، ھبہ، رہن یا کسی اور طرح سے اُس کا کچھ حصہ منتقل کرے۔ تاہم وہ اپنی زمین کو مکمل طور پر منتقل کر سکتا ہے یا اگر وہ زمین گزارے کی مقدار سے کم ہو تو وہ اس کا کچھ حصہ اپنے قیاسی وارث کو ھبہ کے ذریعے منتقل کر سکتا ہے، یا اُس سے تبادلہ کر سکتا ہے یا رھن رکھ سکتا ہے یا اس کے علاوہ دوسرے مالکوں کو یا بے زمین کرایہ داروں کو جو اسی

گاؤں یا موضع سے تعلق رکھتے ہوں، کو منتقل کرسکتا ہے۔

(۵) زمین کا کوئی بھی انتقال (alination) خواہ وہ بیع یا ہبہ کے ذریعے ہو قانوناً ممنوع اور باطل ہے جس کے نتیجے میں کسی ایک شخص کی ملکیتی زمین کفایتی مقدار (Economic holding) سے کم رہ جائے یا اگر وہ پہلے ہی کفایتی مقدار سے کم ہو تو گزارے کی مقدار سے کم رہ جائے۔

وفاقی شرعی عدالت نے لینڈ ریفارمز ریگولیشن کے پیراگراف ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ کو اپنے ایک فیصلے میں قرآن وسنت کے مطابق قرار دیا تھا لیکن اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی، جس پر سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے [1994 SCMR 899] میں لینڈ ریفارمز ریگولیشن کے پیراگراف ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ کو کلی طور پر قرآن وسنت کے منافی قرار دیا۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کے چند نکات:

لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۱۹۷۲ء کے پیراگراف ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ پر سپریم کورٹ میں اعتراض کیا گیا اور وضاحت کی کہ لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۱۹۷۲ء کے پیراگراف نمبر ۲۲ کی مصلحت یہی بیان کی جاتی ہے کہ گزارے کی مقدار اور کفایتی مقدار سے کم رقبے پیداوار میں کمی کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن اگر عملی صورت حال پر غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل نکات قابل غور ہیں۔

۱۔ ایسا کوئی قابل اعتماد سائنٹیفک ریکارڈ موجود نہیں ہے، جس کی روشنی میں یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکے کہ کفایتی مقدار اور گزارے کی مقدار کے رقبے مشترک کھاتے میں ہونے کے باوجود زیادہ پیداوار کا باعث ہوتے ہیں اور ان سے کم رقبے میں انفرادی ملکیت ہونے کے باوجود کم پیداوار ہوتی ہے۔

۲۔ ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں جہاں زمینیں تقسیم نہ ہو سکنے کی وجہ سے غیر آباد پڑی ہوئی ہیں یا اس لئے کہ باہمی تنازعے کی وجہ سے کوئی بھی زمین کو کما حقہ توجہ نہیں دیتا، یا اس لئے کہ چھوٹے حصے دار مجموعی کاشت کے اخراجات میں اپنا حصہ ادا نہیں کرتے، اگر زمین خود ان کے اپنے تصرف میں ہوتی تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی۔

مذکورہ پیراگراف کے ذیل نمبر(۲) میں اس پیراگراف کے مستثنیات کی فہرست دی گئی ہے، جس کے نتیجے میں بہت سی صورتوں میں زمین کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو سکتے ہیں، مثلاً پیراگراف نمبر ۲۲ کے ذیل نمبر (۲) شق (الف) میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی ایک کھاتے دار کا حصہ کسی مشترک جائیداد میں گزارے کی مقدار کے برابر ہو تو اس کے

مطالبے پر جائیداد تقسیم کی جاسکتی ہے خواہ اس کے نتیجے میں کسی دوسرے حصہ دار کا حصہ کتنا ہی کم کیوں نہ رہ جائے۔

اسی طرح ذیلی نمبر (۲) کی شق (ڈی) کے تحت کہا گیا ہے کہ جب کسی گاؤں کا پورا رقبہ زمین کے انضمام کی غرض سے از سر نو تقسیم کیا جارہا ہو تو مشترک کھاتوں کی تقسیم پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی زمین تارکین وطن (evacuees) اور غیر تارکین وطن (non-evacuees) کے درمیان مشترک ہو اور کسی آبادکاری (rehabilitation) یا سیٹلمنٹ اسکیم کے تحت تقسیم کی جائے تو اس میں کسی مقدار کی کوئی پابندی نہیں ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ چونکہ evacuees کا حصہ عموماً خود گورنمنٹ کی ملکیت ہوتا ہے، اس لئے اس کو پورا حق دیا گیا ہے کہ وہ جس مقدار میں چاہے زمین کو تقسیم کرالے۔

اسی طرح شق (ای) میں کہا گیا ہے کہ جب ریگولیشن کے تحت کسی کی زمین گورنمنٹ لے رہی ہو تو گورنمنٹ کیلئے اس زمین کو دوسری زمین سے الگ کرنے کیلئے اس کو کسی بھی مقدار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ان دونوں شقوں کا تقاضا یہ ہے کہ گورنمنٹ کے حصہ دار ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کو تقسیم کا پورا حق دیا جائے۔

اس کے علاوہ اس پیراگراف کے ذیلی نمبر (۲) میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی حصہ دار کی کوئی زمین کسی دوسرے گاؤں میں واقع ہو، اور اس کا رقبہ مشترک کھاتے کے رقبے کے حصے سے مل کر گزارے کی مقدار کے برابر ہو جائے تب بھی تقسیم کی اجازت ہے، حالانکہ اس صورت میں ایک گاؤں میں واقع رقبہ گزارے کی مقدار سے کم ہوگا، جو ایک کنال بھی ہوسکتا ہے۔

ان مستثنیات سے یہ بات واضح ہے کہ گزارے کی مقدار سے کم رقبے میں پیداوار کی کمی کا نقصان خود ریگولیشن کی نظر میں ایسا دائمی اور ابدی اصول نہیں ہے کہ جو تمام صورتوں پر حاوی ہو، بلکہ خود ریگولیشن نے اس سے کم مقداروں کی گنجائش پیدا کی ہے جس کے نتیجے میں ہزارہا زمینیں گزارے کی مقدار سے کم ہوسکتی ہیں۔

لہذا سپریم کورٹ نے یہ قرار دیا کہ مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر یہ بات اطمینان کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ گزارے کی مقدار اور کفایتی مقدار کی زمینوں کو تقسیم کرنے سے ایسا ضرر ثابت نہیں ہوسکا جس کے نتیجے میں حصہ داروں کے حق تقسیم پر پابندی عائد کرنا درست ہو۔ قرآن وسنت کی رو سے ہر حصہ دار اس بات کا حقدار ہے کہ وہ اپنے حصہ پر بلا شرکت غیرے قابض اور متصرف ہو، اس حق پر حکومت کی طرف سے صرف اس صورت میں پابندی عائد کی جاسکتی ہے جب تقسیم سے ناقابل برداشت نقصان ہونے کا اندیشہ ہو اور چونکہ یہاں کوئی ایسا نقصان ثابت نہیں ہوسکا، اس لئے ریگولیشن کا پیراگراف نمبر ۲۲ مکمل طور پر قرآن وسنت کے احکام کے خلاف ہے۔

پیراگراف نمبر۲۴ میں کہا گیا ہے کہ زمین کا کوئی بھی انتقال خواہ وہ بیع کے ذریعہ ہو یا ہبہ کے ذریعہ قانوناً ممنوع اور باطل ہے جس کے نتیجے میں کسی ایک شخص کی ملکیتی زمین کفایتی مقدار سے کم رہ جائے یا اگر وہ پہلے ہی کفایتی مقدار سے کم ہو تو گزارے کی مقدار سے کم رہ جائے۔

پیراگراف نمبر۲۴ میں زمینوں کے انتقالات پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کا واضح مقصد تقسیم پر عائد کردہ پابندیوں کو تحفظ دینا تھا لہذا ان کے پیچھے وہی استدلال کارفرما ہے جو پیراگراف نمبر۲۳ کی بنیاد ہے اور یہ استدلال ناقابل اعتبار قرار دیا جا چکا ہے تو پیراگراف نمبر۲۴ کے برقرار رہنے کی کوئی بنیاد باقی نہیں رہتی۔

قرآن و سنت کی رو سے بیع کا عام قانون یہ ہے کہ بیع فریقین کی رضامندی سے وجود میں آتی ہے۔ کوئی بھی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا، اور اگر فریقین بیع پر راضی ہو جائیں (جبکہ بیع شریعت کے قانون کے مطابق درست ہو رہی ہو) تو کسی بھی تیسرے فریق کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس باہمی رضامندی کے سودے میں مداخلت کر کے اسے ختم کرائے۔

ریگولیشن کا پیراگراف نمبر۲۴ اس اصول کے خلاف ہے، اور حکومت کو مصالح عامہ کے تحت کسی بیع پر پابندی عائد کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، وہ یہاں اس لئے اطلاق پذیر نہیں ہو سکتا کہ اس پابندی کی جو مصلحت بیان کی گئی ہے۔ ریگولیشن کے پیراگراف نمبر۲۲ کے خاتمے کے بعد وہ مصلحت باقی نہیں رہتی۔

ریگولیشن کا پیراگراف نمبر۲۴ درحقیقت پیراگراف ۲۲ کا منطقی نتیجہ تھا کیونکہ تقسیم پر پابندی عائد کرنے کے بعد مشترک اراضی کے انتظام کیلئے کوئی قاعدہ ہونا چاہیے تھا وہ قاعدہ پیراگراف نمبر۲۳ نے فراہم کیا تھا لیکن پیراگراف نمبر۲۲ کے خاتمے کے بعد اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لہذا مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۵ (لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۱۹۷۲ء) کے پیراگراف نمبر ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ تینوں کو کلی طور پر قرآن و سنت کے منافی قرار دیا جاتا ہے۔

سپریم کورٹ نے یہ بھی قرار دیا کہ اُس کا یہ فیصلہ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۰ء کو نافذ ہو جائے گا اور جس کے ساتھ ہی لینڈ ریفارمز ریگولیشن ۱۹۷۲ء کے پیراگراف نمبر۲۲، ۲۳ اور ۲۴ قانوناً بے اثر ہو جائیں گے۔

سروس ٹریبیونلز ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کی دفعہ 2-A کے بارے میں عدالت عظمیٰ کا فیصلہ

عدالت عظمیٰ نے وفاق کے زیرِ انتظام خودمختار اداروں اور کارپوریشن کے ملازمین کی اپیلوں کی سماعت کے دوران سروس ٹریبیونلز ایکٹ 1973 کی دفعہ 2-A کی آئین پاکستان مجریہ ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل 212 اور اس سے متعلقہ دیگر آرٹیکلز کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے اسے جزوی طور پر آئین سے متصادم قرار دے دیا اس فیصلہ کے بنیادی نکات اور اس کے اثرات درج ذیل ہیں:۔

اول:

یہ کہ دفعہ 2-A (سروس ٹریبیونلز ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء) جزوی طور پر اُن ملازمین کی حد تک، آئین کے آرٹیکل 240 اور 260 کے منافی ہے جن کی شرائط ملازمت کا تعین کسی وفاقی قانون کے تحت نہیں کیا گیا اور ایسے خود مختار اداروں اور کارپوریشن کے ملازمین کو محض (deeming clause) کے ذریعے سول سرونٹ باور کئے جانے کیلئے زیرِ دفعہ (b) (1)2 سول سرونٹس ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء سول سرونٹس کے مفہوم میں شامل نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی وہ وفاق کے معاملات کو سرانجام دیتے ہوں۔

دوئم:

یہ کہ دفعہ 2-A کا نفاذ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ دفعہ (b) (1)2 سول سرونٹس ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء میں ترمیم نہ کی جائے۔

سوئم:

یہ کہ دفعہ 2-A میں بیان کردہ تمام ملازمین جو کہ سول سرونٹس ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کی دفعہ (b)(1)2 کے مطابق سول سرونٹس ایکٹ کے زمرے میں نہیں آتے انہیں آئین کے آرٹیکل 212 کے تحت قائم ہونے والے سروس ٹریبونل سے دادرسی حاصل کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

زیر سماعت مقدمات و کاروائیوں پر عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے اثرات:

عدالت عظمیٰ نے اپنے پاس اور سروس ٹریبونلز میں زیر سماعت ایسے ملازمین کی اپیلوں پر اپنے فیصلے کے مابعد اثرات کے بارے میں مندرجہ ذیل احکامات جاری کئے ہیں:۔

۱۔ جن معاملات کے فیصلے عدالت عظمیٰ بطور عدالت اپیل کر چکی ہے وہ حتمی ہوں گے انہیں دوبارہ نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ البتہ ان فیصلہ جات پر کوئی متفرق یا نظر ثانی یا توہین عدالت کی بابت جو درخواستیں عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت ہیں ان پر اس فیصلے کا اثر نہ ہوگا۔ اور ان کا اپنے حقائق کے مطابق فیصلہ کیا جا سکے گا۔

۲۔ عدالت عظمیٰ میں دائر وہ تمام مقدمات یا اپیلیں جو سروس ٹریبونلز کے فیصلے کے خلاف خواہ ملازمین کی طرف سے دائر شدہ ہوں یا آجر (employer) کی طرف سے جن کے فیصلے کا تحفظ درج بالا پیرا میں نہ آتا ہو یعنی وہ آرٹیکل (3)212 کے تحت عدالت عظمیٰ میں سماعت ہو کر حتمی نہیں ہو چکے ہوں یا سروس ٹریبونل میں زیر سماعت ہوں اس فیصلہ کے بعد متروک (abate) ہو جائیں گے۔ البتہ ایسے متروک شدہ مقدمات اور اپیلوں میں فریقین کو دفعہ 2-A سروس ٹریبونلز ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کے نفاذ سے قبل حاصل شدہ دادرسی کا حق حاصل ہوگا۔

۳۔ وہ تمام مقدمات اور کاروائیاں جنہیں عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ کا تحفظ حاصل نہیں ہے وہ بھی متروک تصور ہوں گے۔ البتہ ان میں متاثرہ فریقین کو حق حاصل ہوگا کہ مذکورہ فیصلہ کے ۹۰ یوم کے اندر وہ مجاز فورم (competent forum) سے دادرسی کیلئے رجوع کر سکیں اور متعلقہ قوانین میں اس مقصد کیلئے مقررہ میعاد اس مدت کے اختتام تک موثر نہیں ہوگی۔

۴۔ ایسے معاملات جن میں سروس ٹریبونل کے فیصلہ پر عملدرآمد ہو چکا ہے وہ اس فیصلہ کے ۹۰ دن تک یا کسی متعلقہ فریق کے مجاز ادارہ میں کاروائی شروع کرنے تک جو مدت بھی پہلے آئے برقرار رہے گا۔

۵۔ سروس ٹریبونل تمام زیر سماعت معاملات یا مقدمات کا فیصلہ عدالت کے اس فیصلہ کی روشنی میں کرے گا البتہ وہ تمام معاملات یا کاروائیاں جنہیں عدالت عظمیٰ کے اس حکم کا تحفظ حاصل نہیں، ان میں متاثرہ فریق کو متعلقہ مجاز ادارے سے دادرسی کی خاطر رجوع کرنے کیلئے ۹۰ یوم کی مدت یا مہلت دی جائے گی۔